روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

جمعہ
31 مئی 2024
FRIDAY
31-MAY-2024

صفحہ 08 سریش رائنا کو پوسٹ ڈیلیٹ کرنی پڑگئی

صفحہ 08 این او سی معاملے پر حفیظ کا بیان آگیا

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 118 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 118 ■ جلد: 14 ■

## جموں پونچھ شاہراہ پر اکھنور کے مقام پر سڑک کا المناک حادثہ رونما

# 21 یاتری لقمۂ اجل، 60 سے زائد زخمی

### کئی ایک کی حالت نازک، بچاؤ آپریشن جاری، صدر ہند، وزیر اعظم اور دیگر لیڈران کا اظہار رنج

سرینگر/30 مئی//

جموں پونچھ شاہراہ پر اکھنور کے مقام پر سڑک کے ایک المناک حادثے میں اتر پردیش سے تعلق رکھنے والے 21 یاتریوں کی موت واقع ہوئی ہے جبکہ 60 سے زائد مسافر زخمی ہو گئے۔ ادھر حادثے پر صدر ہند، وزیر اعظم مودی

اور جموں کشمیر کے لیفٹننٹ گورنر سمیت دیگر سیاسی جماعتوں کے لیڈران نے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے اکھنور علاقے میں اس وقت پونچھ جموں شاہراہ پر چیخ و پکار کی گونج فضا میں سنائی دی جب اتر پردیش سے تعلق رکھنے والے یاتریوں سے بھری ایک مسافر بس ڈرائیور کے...101

## اکھنور المناک حادثہ
### ایل جی کا اظہار افسوس

سرینگر/30 مئی//

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعرات کو جموں کے اکھنور میں ہونے والے المناک بس حادثے میں جانی نقصان پر اپنے گہرے غم کا اظہار کیا ہے۔ ایک تعزیتی پیغام میں لیفٹیننٹ گورنر نے کہا ہے کہ اکھنور میں بس حادثہ دل کو ہلا دینے والا ہے۔ میں جانوں کے ضیاع پر تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ سوگوار خاندانوں کو یہ ناقابل...103

## جموں و کشمیر میں رواں سال مارچ تک 1214 حادثات

### 200 سے زائد ہلاک، 1530 زخمی، زیادہ حادثات جموں ڈویژن میں رونما

سرینگر/30 مئی//

جموں کشمیر میں سڑک حادثات کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری ہے اور اس بیچ معلوم ہوا ہے کہ جموں و کشمیر میں صرف اس سال مارچ تک ریاست میں 1,241 سڑک حادثات ہوئے ہیں۔ ان حادثات میں 200 سے زائد افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 1530 زخمی ہوئے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں و کشمیر میں صرف اس سال مارچ تک ریاست میں 1,241 سڑک حادثات ہوئے ہیں۔ ان حادثات میں 200 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 1530 زخمی ہوئے۔ یہ اعداد و...102

## زرد انقلاب: رواں برس سرسوں کی
### پیداوار میں 30 فیصد اضافہ متوقع

سرینگر/30//

وادی کشمیر میں مختلف پکوان تیار کرنے کے لئے سرسوں کے تیل کا استعمال عام ہے، سرسوں کے تیل کا یہاں کے لذیذ پکوانوں سے گہرا تعلق ہے، و یج ہو یا نان ویج یہاں ہر گھر میں سرسوں کے تیل سے پکوان تیار کرنے کی روایت ہے، دنیا میں مشہور کشمیری وازوان کو لذیذ اور ذائقہ دار بنانے میں سرسوں کے تیل کا ایک اہم رول ہوتا ہے۔ وادی کشمیر میں سرسوں کی کٹائی کا سیزن شروع ہو چکا ہے، موسم خوشگوار ہونے کے ساتھ ہی کسان سرسوں کی کٹائی کی تیاری کر رہے ہیں اور وادی میں کٹائی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق گزشتہ برسوں کے مقابلہ میں رواں برس سرسوں کی...104

## سرکاری اسکولوں کے اساتذہ پر پرائیوٹ
### ٹیوشن مراکز میں کام کرنے پر مکمل پابندی عائد

سرینگر/30 مئی//

جنوبی ضلع اننت ناگ میں ایک اہم حکمنامہ میں چیف ایجوکیشن آفیسر نے سرکاری اسکولوں کے اساتذہ پر پرائیویٹ ٹیوشن مراکز میں کام کرنے پر مکمل پابندی عائد کردی ہے۔ سی این آئی کے مطابق اننت ناگ میں محکمہ سکول ایجوکیشن نے سرکاری اساتذہ سے کہا کہ وہ پرائیویٹ ٹیوشن سینٹر یا کسی بھی پرائیویٹ ادارے میں کام نہ کریں۔ اس سلسلے میں ضلع کے چیف ایجوکیشن آفیسر نے سرکلر جاری کیا جس میں سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کو پرائیویٹ ٹیوشن مراکز میں کام کرنے پر مکمل پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔ سرکلر میں کہا کہ محکمہ سکول ایجوکیشن کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے...105

## ہندوارہ میں بدنام زمانہ منشیات اسمگلر
### این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت گرفتار

سرینگر/30 مئی//

منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے اور سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کیلئے پولیس نے مجاز اتھارٹی سے باضابطہ حراست کے احکامات حاصل کرنے کے بعد ہندوارہ میں انتہائی مطلوب اور بدنام زمانہ منشیات اسمگلر کے خلاف PIT NDPS ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا۔ سی این آئی کے مطابق بدنام زمانہ منشیات کا سمگلر پرویز احمد شاہ ولد محمد سبحان شاہ ساکن کرال گنڈ قاضی آباد کے خلاف مجاز اتھارٹی سے باضابطہ حراست کے احکامات حاصل کرنے کے بعد PIT-NDPS ایکٹ...106

## کشمیری فرنیچر صنعت کی آخری سانسیں
### شیشم، پلاسٹک اور دھات کے فرنیچر کا بازاروں پر قبضہ

سرینگر/30 مئی//

دنیا بھر میں ہوٹلوں کے کمروں اور گھروں کو سجانے کے بعد کشمیری فرنیچر کی صنعت کو ایک بڑے خطرے کا سامنا ہے، اور یہ اپنی بقا کیلئے جدوجہد کر رہی ہے کیونکہ وادی درآمد ہونے والے فرنیچر کا مقابلہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اخروٹ کی لکڑی پر کندہ کاری کیلئے اگرچہ پائین شہر سے تعلق رکھنے والے غلام نبی ڈار کو 'پدم شری' کے انعام سے سرفراز کیا گیا، تاہم تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ کشمیری فرنیچر صنعت تباہی کے آخری دہانے پر پہنچ گئی ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق کشمیری فرنیچر کی یہ صنعت جسے کبھی کشمیر...107

## سوپور میں تین منشیات فروش گرفتار: پولیس

سرینگر/30 مئی//

سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی اپنی کوششوں کے تسلسل میں سوپور پولیس نے تین منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے ممنوعہ اشیاء برآمد کی ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ایس ڈی پی او سوپور کی نگرانی میں آئی سی پی پی بس اسٹینڈ ایس آئی باسط احمد کی سربراہی میں پولیس پوسٹ بس اسٹینڈ کی ایک پولیس پارٹی ماڈل ٹاؤن میں ایک ناکہ پر تین پہیوں والے مسافر...110

## 370 سیٹوں کا نعرہ کشمیر سے پارٹی کے ساتھی نے دیا
### وادی کی پتھراؤ کرنے والی دوشیزہ اب قومی کھلاڑی: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/30 مئی//

بی جے پی کی 370 سیٹوں کا نعرہ کشمیر سے پارٹی کے ساتھی نے دیا کا انکشاف کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ وادی کی پتھراؤ کرنے والی دوشیزہ اب قومی کھلاڑی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ لوگوں نے کشمیر اور ملک کیلئے ووٹ دیا۔ وادی میں 60 فیصد پولنگ کا مطلب ہے کہ

وہاں کے لوگ آئین اور ترنگے کا احترام کرتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل نیوز چینل کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ "400 پار" کا نعرہ پہلے ملک کے لوگوں نے شروع کیا اور پھر یہ پھیل گیا۔ انہوں نے کہا "کشمیر سے میری پارٹی کے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ چونکہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے جموں و کشمیر میں دفعہ 370 کو منسوخ کر دیا ہے، اسے لوک سبھا کے انتخابات میں 370 سیٹوں کا نعرہ دینا چا...109

## لوک سبھا انتخابات: پنجاب کے ہوشیار پور میں وزیر اعظم کی انتخابی مہم کا اختتام

سرینگر/30 مئی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے لوک سبھا انتخابات کے آخری مرحلے کیلئے جمعرات کو پنجاب کے ہوشیار پور میں اپنی انتخابی مہم کا اختتام کیا۔ انتخابات مہم کے دوران وزیر اعظم مودی نے 200 عوامی ریلیوں سے خطاب کرنے

کے علاوہ 80 میڈیا انٹرویو بھی دیے۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا انتخابات کے آخری مرحلہ میں انتخابی مہم وزیر اعظم مودی نے پنجاب میں انتخابی ریلی سے خطاب کیا۔ جس کے ساتھ ہی انہوں نے انتخابی مہم مکمل کرلی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اپنی تیسری مدت اقتدار پر نظر رکھے ہوئے ہے،...108

## وادی کشمیر میں بڑھتے سائبر جرائم پر
### قابو پانے کیلئے سائبر پولیس کشمیر کی تازہ کارروائی

سرینگر/30 مئی//

وادی کشمیر میں بڑھتے سائبر جرائم پر قابو پانے کیلئے سائبر پولیس کشمیر نے تازہ کارروائی کرتے ہوئے چار افراد کی گرفتاری عمل میں لائی جو سوشل میڈیا پر فحش مواد اپ لوڈ کرنے اور ہراساں کرنے کے معاملات میں ملوث تھے۔ سی این آئی کے مطابق سائبر پولیس کشمیر نے ایک اہم کارروائی میں دو الگ الگ معاملات میں سائبر فراڈ کے الزام میں چار افراد کو حراست میں لیا ہے۔ سائبر پولیس کشمیر نے ایکس پر لکھا "سوشل میڈیا پر فحش مواد کی گردش اور ہراساں کرنے کے دو الگ الگ معاملات میں چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے"۔ پولیس نے کہا کہ سرینگر کے گلاب باغ کے...111

## پاکستان کا زیر قبضہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور ہمیشہ رہے گا
### ہم اسے واپس لیں گے یہ ملک سے ہمارا وعدہ ہے: وزیر داخلہ امیت شاہ

سرینگر/30 مئی//

لوک سبھا انتخابات کو ایودھیا میں رام مندر بنانے والوں اور رام بھکتوں پر گولی چلانے والوں کے درمیان مقابلہ قرار دیتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ کانگریس حکومت میں دہشت گردانہ حملے بڑھتے ہیں لیکن جب نریندر مودی اقتدار میں آئے تو ہم نے سرجیکل اسٹرائیک اور ہوائی حملہ کیا اور پاکستان کو ان کے گھر پر نشانہ بنایا اور دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ انہوں نے ایک بار پھر دوہرایا کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور رہے گا اور ہم اسے واپس لیں گے۔ سی این آئی کے مطابق بی جے پی امیدوار ششانک

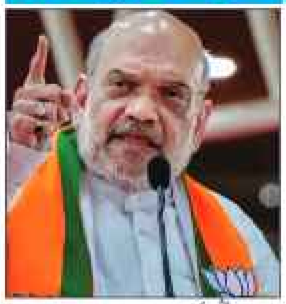

منی ترپاٹھی کی حمایت...112

## شہریت ترمیمی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا عمل شروع
### مغربی بنگال، اتراکھنڈ اور ہریانہ میں اسناد شہریوں کو جاری کرنے کا سلسلہ شروع

سرینگر/30 مئی//

مغربی بنگال، اتراکھنڈ اور ہریانہ میں شہریت (ترمیمی) رول (سی اے اے) 2024 کے تحت شہریت کا سرٹیفکیٹ دینے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے کہا کہ اس عمل کے تحت تین ریاستوں سے موصول ہونے والی درخواستوں کے پہلے گروپ کو شہریت کا سرٹیفکیٹ فراہم کیا گیا۔ یہ سرٹیفکیٹ ریاستوں کی بااختیار کمیٹیوں نے فراہم کیے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق اتراکھنڈ اور ہریانہ میں شہریت (ترمیمی) رول (سی اے اے) 2024 کے تحت شہریت کا سرٹیفکیٹ دینے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے کہا کہ اس عمل کے تحت تین ریاستوں سے موصول ہونے والی درخواستوں کے پہلے گروپ کو شہریت کا سرٹیفکیٹ فراہم کیا گیا۔ یہ سرٹیفکیٹ ریاستوں کی بااختیار کمیٹیوں نے فراہم کیے ہیں۔ اس سے قبل، 15 مئی کو، مرکزی داخلہ سکریٹری نے نئی...113

## راجوری جنگلات میں بھیانک آتشزدگی، ہر طرف دھواں ہی دھواں
### معمول کی زندگی متاثر، فضائی آلودگی سے لوگوں میں بیماری بڑھنے کا خطرہ لاحق

سرینگر/30 مئی//

ٹنل کے آر پار شدید گرمی کی لہر کے باعث جموں کے راجوری ضلع میں جنگلات میں بھیانک آتشزدگی کے باعث ہر طرف دھواں ہی دھواں ہے جس کے باعث مقامی آبادی کو کافی دشواریوں کا سامنا ہے۔ اسی دوران محکمہ

جنگلات کا کہنا ہے کہ آگ پر قابو پانے کیلئے کارروائی جاری...114

## ماہ مئی میں ہی شدید گرمی کی لہر کے باعث پانی کی قلت پیدا
### پلوامہ کے کئی علاقوں میں کھیت سوکھ گئے دھان کی پنیری لگانے میں تاخیر

سرینگر/30 مئی//

وادی کشمیر میں ماہ مئی میں ہی شدید گرمی کی لہر کے باعث پانی کی قلت پیدا ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں پلوامہ کے کئی علاقوں میں دھان کی پنیری لگانے میں کسانوں کو تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سی این آئی کو اس ضمن میں نمائندے

پرویز وانی نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع پلوامہ کے بیشتر علاقوں میں پانی کی قلت کے باعث کھیت سوکھ چکے ہیں۔ کھیت...115

## اننت ناگ میں دو ملی ٹنٹ معاون کارکنوں کے ساتھ جی پی ایس منسلک کیا گیا

سرینگر/30 مئی//

شمالی کشمیر کے بعد جنوبی ضلع اننت ناگ میں پولیس نے دو ملی ٹنٹ معاون کارکنوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کیلئے ان کے ساتھ جی پی ایس منسلک کر دیا۔ سی این آئی کے مطابق اننت ناگ ضلع میں پولیس نے دو ملی ٹنٹ ساتھیوں کے ساتھ گلوبل پوزیشننگ سسٹم (جی پی ایس) ڈیوائس منسلک کی۔ پولیس نے کہا کہ عدالت سے موصولہ حکم کی تعمیل میں، اننت ناگ پولیس نے زیر سماعت ملی ٹنٹوں کے ساتھیوں پر جی پی ایس ٹریکنگ ڈیوائسز چسپاں کیں جنہیں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کیس میں ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔ ملزمان کو 2018 میں پولیس اسٹیشن ڈورو میں گرفتار کیا گیا...116

# کیا نیند کی خرابی ہمیں جلدی بوڑھا کر دیتی ہے؟

## جن ادھیڑ عمر لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی وہ اپنے آپ کو اتنی ہی تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے تھے

لندن: برطانیہ میں ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اکثر خراب نیند کی شکایت کرتے ہیں، وہ خود کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ ماہرین کے نزدیک "معیاری" یا "اچھی" نیند سے مراد یہ ہے کہ آپ جب رات کے وقت سونے کے لیے لیٹیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں نیند آجائے، آپ پوری رات (اپنی عمر کے مطابق) صحیح وقت تک سوتے رہیں، آپ کی نیند نہ ٹوٹے اور اگر رات میں آنکھ کھلے تو صرف ایک مرتبہ، اس سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں، جب آپ صبح سو کر اٹھیں اور خود کو تازہ دم محسوس کریں تو اس کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ آپ نے رات میں معیاری اور پوری نیند لے لی ہے۔ اب تک کی تحقیقات سے نیند کی خرابی کا تعلق دل، شریانوں اور دماغ کی مختلف بیماریوں سے واضح طور پر سامنے آچکا ہے۔ تازہ مطالعے نے اس فہرست میں ایک اور تشویش کا اضافہ کردیا ہے۔ برطانیہ میں عمر رسیدگی کے حوالے سے جاری ایک طویل مطالعے "پروبیٹک اسٹڈی" میں شریک ہونے والے کئی رضا کاروں نے نیند کی خرابی کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں منفی سوچ بڑھ جانے کی شکایت بھی کی تھی۔ اس پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے "پروبیٹک اسٹڈی" میں شریک، پچاس سال یا زیادہ عمر کے 4824 سے بطورِ خاص ان کی نیند اور جذباتی کیفیات کے بارے میں تقریباً تین سال تک وقفے وقفے سے معلومات جمع کی گئیں۔ اس مقصد کے لیے تفصیلی سوالناموں کے ذریعے ان افراد سے نیند کے معیار، دورانیے، یادداشت میں آنے والی منفی تبدیلیوں، تازگی، موٹیویشن اور سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق سال میں دو مرتبہ معلومات حاصل کی گئیں۔ معلومات کا تجزیہ کرنے پر پتا چلا کہ جن لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی، وہ منفی خیالات، چڑچڑے پن، مایوسی، یادداشت کی خرابی اور اسی طرح کے دوسرے ذہنی و نفسیاتی مسائل میں زیادہ مبتلا تھے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ بڑھاپا آنا قدرتی بات ہے لیکن اس طرح سے بوڑھا ہونا ان میں شدید ناگوار قسم کے خیالات بھی پیدا کر رہا ہے۔ ریسرچ جرنل "بیہیورل اینڈ سلیپ میڈیسن" کے تازہ شمارے میں اس حوالے سے شائع شدہ تحقیق میں ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگواری کا یہ احساس ان لوگوں کے ذہنی و نفسیاتی مسائل کو مزید بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا مشورہ ہے کہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ، اگر معیاری نیند پر بھی توجہ دی جائے تو عمر رسیدگی سے وابستہ کئی مسائل کو واقع ہونے سے پہلے ہی روک کر بڑھاپا خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

# کورونا وائرس سے بچانے والی چیونگم بھی ایجاد

## یہ پہلا موقع ہے کہ چیونگم کو کسی بیماری کا علاج کرنے کیلیے تیار کیا گیا ہے

امریکی سائنسدانوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کرلی ہے جسے چبا کر کورونا وائرس کا پھیلاؤ بڑی حد تک روکا جاسکے گا۔ تفصیلات کے مطابق، کورونا وائرس (سارس کوو 2) سے متاثرہ افراد کے تھوک (لعابِ دہن) میں اس وائرس کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اسی تھوک کے ساتھ جسم کے اندر پہنچ کر اس بیماری (کووڈ 19) کو شدید تر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا، ماہرین کا خیال تھا کہ تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار کم کرکے اس بیماری کی شدت میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر انہوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کی جس میں "ایس 2" (ACE2) کہلانے والے پروٹین کی وافر مقدار شامل تھی۔ یہ پروٹین کورونا وائرس کو خلیے کی سطح سے چپکنے اور خلیے میں داخل ہونے سے روکتا ہے؛ اور اس طرح یہ کووڈ 19 کا اثر بھی زیادہ سنگین ہونے نہیں دیتا۔ ابتدائی تجربات میں اس چیونگم کا سفوف، کلچر ڈش میں رکھے ہوئے انسانی لعابِ دہن پر کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ صرف 5 ملی گرام چیونگم نے انسانی تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار خاصی کم کردی۔ البتہ، جب یہ مقدار بڑھا کر 50 ملی گرام کی گئی تو اس نے تھوک کے نمونوں میں سے کورونا وائرس کی 95 فیصد مقدار ختم کردی۔ اگرچہ یہ ایک امید افزاء کامیابی ہے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس تحقیق کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا جائے کیونکہ ابھی

# ہڈیوں کا درد کیوں ہوتا ہے؟ علاج کیسے ممکن ہے؟

ہڈیاں جسم کی ساخت بناتی ہیں اور ہڈیوں میں موجود گودہ خون کے اجزاء تیار کرتا ہے۔ جب بھی ہڈیاں دکھتی ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہوتا ہے جو انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ گاہے یورک ایسڈ ہوتا ہے، کبھی اجزائے کیلشیم یا حیاتین ڈی ہوتے ہیں۔ کبھی ہڈیوں کی ساخت نہایت نرم ہوجاتی ہے تو کبھی کافی سخت (برٹل) ہوجاتی ہیں۔ مگر اکثر یہ درد اعصابی کمزوری سے ہوتا ہے جسے جوان اشخاص مشکل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہڈیوں میں چوٹ آنے سے کچھ عرصے بعد یہ درد جنم لے لیتا ہے کیونکہ اکثریت 'فزیو تھراپی' کا سہارا لیتے ہیں، ان میں 'ہیٹ تھراپی' اگر کرائی جائے اور مریض کو سردی سے بچنے کا مشورہ نہ دیا جائے تو عارضی طور پر درد میں آرام ضرور آتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد دوبارہ سوجن کی وجہ سے یہ درد عود کر آتا ہے۔ اب اس حال میں ہڈیاں کچھ سخت ہوجاتی ہیں اور دواء کی کیفیت اگر صرف دفعِ ورم ہو تو کام نہیں کرتی اس لیے ایسی دواء کا استعمال کیا جاتا ہے جو درد کا سبب بننے والے خامرات (اینزائم) کے فعل کو روک دیں۔ بعض نام نہاد ماہرین ایسی ادویہ کا انتخاب کرتے ہیں جو درد کی حس محسوس کرنے والے آخذ خلیات (ری سیپٹر) کو درد اخذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ طاقت سے زیادہ ورزش کرنے سے ہڈیاں دکھتی اور کبھی درد کرتی ہیں، اصل وجہ ان عضلات کی ڈھیل ہے جو عظام (ہڈیوں) سے جڑے ہوتے ہیں، اصل درد عضلات کا ہوتا ہے مگر مریض یہی سمجھتا ہے کہ ہڈی کا درد ہے۔ اسی طرح مفاصل (جوڑوں) کا درد ہے، گاہے اس کی وجہ دو ہڈیوں کے درمیان مائع (سیال رطوبت) کی خشکی ہوتی ہے جس سے دونوں ہڈیوں کے سرے چلتے پھرتے رگڑ کا شکار ہوتے ہیں، اس کا مستقل حل زیتون کے تیل، بادام کے تیل وغیرہ سے کرنا تھا مگر اکثر اس کا حل مسکن درد اینٹی جیسک ادویہ سے کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں جب تک دواء کھاتے رہیں آرام محسوس ہوتا ہے، جب دواء چھوڑی جائے تو درد عود کر آتا ہے۔ کچھ اشخاص کو جینیاتی طور پر یہ مسئلہ عارض ہوتا ہے جسے ریہومیٹائیڈ آرتھرائی ٹس کہا جاتا ہے، مگر اس عارضے میں ہڈیاں رجوڑ سوجھ بھی جاتے ہیں، ہڈیوں کی ساخت کسی حد تک بگڑ جاتی ہے۔ اور جلد پر جوڑوں کے مقام پر سرخی نمودار ہوجاتی ہے۔ طب قدیم کے مطابق اس کا حل مصفی خون ادویہ اور ساتھ مسکن ادویہ سے ہوتا ہے مگر آج کل اکثر ماہرین اسٹرائیڈ کا استعمال کراتے ہیں۔ اسٹیرائیڈ قوی دافع ورم ہے مگر باقی نقصانات مثلاً عادی بنانا کہ اسٹیرائیڈ کے علاوہ باقی ادویہ مفید نہیں رہتیں علاوہ ازیں ایک اسٹیرائیڈ سے جو نارک جائے تو اس سے قوی اسٹیرائیڈ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کے درد کے اسباب 1۔ ورزش نہ کرنا، 2۔ زیادہ گوشت کا استعمال، 3۔ چوٹ آنا چاہے کسی شے سے ٹکرانے سے ہو یا سخت چیز پر گرنے سے، 4۔ حیاتین ڈی، فاسفورس، کیلشیم کی مقدار کا عدم توازن، 5۔ گرم اشیاء کھانے کے بعد ساتھ ہی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال، 6۔ اومیگا فیٹی ایسڈ کی کمی، 7۔ سیال خوراک (پانی، جوس، دودھ، مکھن) کا کم استعمال (مگر یاد رہے کہ چہل قدمی ضرور کرنی چاہیے تاکہ جہاں بدن میں جس چیز (حیاتین) کی کمی ہے وہیں پہنچ سکے ورنہ صرف ہاضمہ ہوتا ہے، توانائی حاصل ہوتی

# پھلوں کا رس نومولود بچوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے، تحقیق

میری لینڈ: امریکی سائنسدانوں نے چار ہزار سے زائد نوزائیدہ بچوں پر سات سالہ تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے کہ اپنی زندگی کے پہلے 12 مہینوں میں باقاعدگی سے پھلوں کا رس پینے والے بچے، بعد کی عمر میں موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس تحقیق میں امریکا کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دوسرے طبی اداروں کے ماہرین نے بچوں کی ماؤں سے سوال جواب کیے اور سروے فارمز بھروائے جن کا تعلق ان کے بچوں کی روزمرہ غذاؤں سے تھا۔ اگرچہ بچوں کی غذا اور صحت کے حوالے سے 'امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس' کی واضح ہدایات ہیں کہ جب تک کسی بچے کی عمر ایک سال نہ ہوجائے، تب تک اسے پھلوں کا رس (فروٹ جوس) نہ پلایا جائے کیونکہ اس میں صرف مٹھاس ہوتی ہے جبکہ دوسرے اہم غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے۔ ان ہدایات کے باوجود، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ تقریباً 25 فیصد خواتین نے اپنے بچوں کو پیدائش کے پہلے 6 ماہ میں ہی پھلوں کا رس پلانا شروع کردیا تھا، 49 فیصد نے یہ استعمال 7 سے 12 ماہ کی عمر میں شروع کیا جبکہ صرف 26 فیصد خواتین نے بچوں کی عمر ایک سال (12 ماہ) ہوجانے کے بعد انہیں پھلوں کا رس پلانا شروع کیا تھا۔ سات سالہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پھلوں کے رس کا استعمال شروع کردیا تھا، وہ اپنی عمر کے آئندہ برسوں

# پہلے مسکرائیں، پھر بچوں کو سبزیاں کھلائیں تو وہ بھی کھائیں گے

لندن: ماہرین نے سبزیوں اور پھلوں سے منہ چرانے والے بچوں کے لیے ایک زبردست نفسیاتی نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر والدین تھوڑی سبزی خود چکھ لیں اور مسکرائیں تو بچہ بھی اسے قبول کرلیتا ہے۔ بالخصوص مائیں بچے کو ڈرا کر، لالچ اور ترغیب دے کر بچوں کو سبزیاں کھلاتی ہیں۔ یا بسا اوقات کسی شے میں چھپا کر دیتی ہیں لیکن یہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ اب سائنسدانوں نے ایک نیا طریقہ بتایا ہے۔ اس نئے ٹوٹکے کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور والدین کو صرف یہ کرنا ہے کہ بچے کو سبزی کھلاتے ہوئے حقیقی انداز میں مسکرائیں اور اس دوران تھوڑی سی سبزی خود بھی کھائیں۔ برطانیہ کی ایسٹن یونیورسٹی سے وابستہ سائنسدانوں نے 4 سے 6 برس تک کے 111 بچوں کو بھرتی کیا اور سب کو دو ویڈیوز دکھائیں۔ ایک ویڈیو میں بالغ فرد کو شاخ گوبھی (بروکولی) مسکرا کر کھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری ویڈیو میں بالغ فرد تاثرات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ بروکولی کھائی۔ اب جن بچوں نے پہلی مسکرانے والی ویڈیو دیکھی تھی وہ لاشعوری طور پر سمجھے کہ شاخ گوبھی بہترین ہوتی ہے۔ ان بچوں نے نہ صرف سبزی کھائی بلکہ دیگر بچوں کے مقابلے میں دوگنی زیادہ سبزی کھائی۔ اس طرح پانچ گرام کی بجائے انہوں نے 11 گرام بروکولی کھائی۔ جامعہ سے وابستہ ماہر نفسیات کیٹی ایڈورڈز کہتی ہیں کہ بچے جب مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے سبزیاں مزے سے کھاتے ہیں تو وہ بھی اس جانب راغب ہوتے ہیں۔ اس تجربے میں شاخ گوبھی استعمال کی گئی ہے جو اپنے ذائقے کی وجہ سے کشش نہیں رکھتی لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی خوشی کھاتا ہے تو بچے سبزیوں پر مزید ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بڑوں کے چہرے کے تاثرات بہت غور سے دیکھتے ہیں اور اس کا اثر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

# ڈائٹنگ کے لیے ہفتے میں 'دو دن فاقہ' کرنا زیادہ بہتر ہے، تحقیق

لندن: کوین میری یونیورسٹی، برطانیہ کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ کامیاب ڈائٹنگ کے لیے روزانہ کم کھانے سے بہتر ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن فاقہ کیا جائے جبکہ باقی پانچ دن معمول کے مطابق، صحت بخش غذائیں استعمال کی جائیں۔ ڈائٹنگ کے اس طریقے کو "5:2 ڈائٹ" (فائیو ٹو ڈائٹ) بھی کہا جاتا ہے جو کچھ سال پہلے ہی سامنے آیا ہے اور بہت مقبول ہو رہا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہفتے کے پانچ دنوں میں معمول کی غذاؤں سے مطلوبہ کیلوریز لی جاتی ہیں (مردوں کے لیے 2000 سے 3000 کیلوریز روزانہ جبکہ خواتین کے لیے 1600 سے 2400 کیلوریز روزانہ کو مناسب سمجھا جاتا ہے)۔ باقی کے دو دنوں میں غذا بہت کم کرتے ہوئے صرف 500 کیلوریز روزانہ تک محدود کردی جاتی ہے۔ اسے میڈیکل سائنس کی زبان میں "فاقہ" (فاسٹنگ) کہا جاتا ہے۔ کیا فائیو ٹو ڈائٹ واقعی میں اتنی بہتر ہے کہ جتنے اس کے بارے میں دعوے کیے جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کوین میری یونیورسٹی کی ڈاکٹر کیٹی میئرز اسمتھ اور ان کے ساتھیوں نے 300 ایسے رضاکار بھرتی کیے جو موٹاپے میں مبتلا تھے۔ انہیں تین گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ ہر گروپ میں 100 رضاکار شامل تھے۔ تینوں گروپس میں شامل افراد سے چھ ہفتوں تک تین الگ الگ ڈائٹنگ پلانز پر عمل کروایا گیا۔ اختتام پر معلوم ہوا کہ اگرچہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اور "روزانہ کم کھانے والی ڈائٹنگ" کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہیں تھا لیکن رضاکاروں کی بڑی تعداد نے "فائیو ٹو ڈائٹنگ" پلان کو زیادہ آسان محسوس کیا اور مطالعے کے اختتام تک اس معمول کو جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی موٹاپے کے علاج میں "فائیو ٹو ڈائٹنگ" تجویز کرنا شروع کردی۔ آن لائن ریسرچ جرنل "پی ایل او ایس ون" کے تازہ شمارے میں اس تحقیق کی مکمل تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اگرچہ زیادہ تر لوگوں کے لیے مفید ہے لیکن 18 سال سے کم عمر افراد اور حاملہ خواتین کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

# دماغ بچانا ہے تو سائیکل چلایئے اور تیز قدموں سے چلیے

کیلیفورنیا: روزانہ کی ورزش یا سائیکل چلانے کا عمل بالخصوص بزرگوں میں الزائیمر، ڈیمنشیا اور دیگر دماغی امراض سے دور رکھتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے دماغی اور جسمانی فوائد سامنے آتے رہے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تیز قدمی دماغی زوال کو بھی روک سکتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی طور پر متحرک رہنے کا عمل دماغ میں کسی بھی طرح کی اندرونی جلن یا انفلیمیشن کو کم کرتا ہے۔ یہ اندرونی سوزش جسم کے کسی بھی مقام پر ہو وہ غیر معمولی امراض کی وجہ بنتی ہے جن میں کینسر، امراضِ قلب اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ نئی تحقیق کے تحت بزرگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیز قدموں سے چلنے اور ممکن ہو تو سائیکل چلانے کو معمول بنائیں کیونکہ اس سے اکتسابی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور دماغ توانا بنتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کیتھلن کیسالیٹو اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ اگرچہ ڈیمنشیا اور الزائمر کو اب بھی مکمل طور پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ پروفیسر کیتھلن کے مطابق دماغ کے امتیازی خلیات مائیکروگلیا کہلاتے ہیں۔ یہ دماغ سے مضر اثرات صاف کرتے ہیں، لیکن ان کی غیر معمولی سرگرمی سے سوزش، اعصابی بیماری اور دماغی سگنل میں خلل ڈالتی ہے۔ ورزش اس غیر معمولی تحریک کو لگام دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے 167 بوڑھے افراد کا جائزہ لیا ہے جس میں ورزش اور مائیکروگلیئل خلیات کے درمیان تعلق نوٹ کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ شرکا ایسے بھی تھے جن میں کسی قسم کی دماغی تنزلی نہیں تھی۔ تمام رضاکاروں کو ایک سے دس روز تک دماغی سرگرمی نوٹ کرنے والی ٹوپی بھی پہنائی گئی تھی جو 24 گھنٹے سرگرمی کو نوٹ کرتی رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ ورزش سے گلیئل خلیات کی غیر معمولی بلکہ مضر سرگرمی میں کمی واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی پتا چلا کہ اگر کوئی ڈیمنشیا یا الزائیمر کا مریض ہے تو ورزش نے اس کے دماغ کو بہت فائدہ پہنچایا اور اعصابی انحطاط کم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ڈاکٹر بزرگوں کو بھی ہفتے میں 120 سے 150 منٹ تک تیز قدموں سے

# موسم سرما میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے کیسے محفوظ رہیں؟

جوں جوں سردی کا موسم قریب آتا ہے، ننھے منے پھول جیسے بچے زیادہ سردی لگنے سے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کا مدافعتی نظام اتنا مضبوط نہیں ہوتا، اس لیے وہ تھوڑی سی بد احتیاطی سے بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، سردیوں میں ناک بہنا، زکام، کھانسی، بخار، سانس کا تیز چلنا بچوں میں ہونے والی عام علامات ہیں۔ ان سب پر مناسب توجہ سے آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان حالتوں میں زیادہ تر سانس کے نظام کا اوپر والا حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کوئی اور بیکٹیریا بھی انفیکشن کرسکتا ہے اور مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے نمونیہ اور ٹی بی جیسے موذی مرض بھی ہوسکتے ہیں جس سے بچے کے لیے بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاج اور بچاؤ۔ 1- نظام تنفس کے اوپر کے حصہ کی بیماریاں جن کو URTI بھی کہتے ہیں یا تو وائرس کی وجہ سے ہوتی ہیں یا پھر بیکٹیریا کی وجہ سے۔ ان میں بچہ بے چین ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جسم گرم محسوس ہوتا ہے۔ ٹانسل اور نظام تنفس کے اوپر والے حصے کے دوسرے حصے سوجے اور پھولے نظر آتے ہیں۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ان سب حالات میں ماں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا کام ہے کہ تسلی سے بچے کی حرکات وسکنات اور رویے میں تبدیلی کو دیکھے اور ان حالات میں بچے کو ایک صاف اور ہوادار کمرے میں رکھا جائے۔ دوسرے صحت مند بچوں کو اس سے دور رکھا جائے۔ -2 بخار وغیرہ کی صورت میں بچے کو کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس صورت میں بچے کو کھلانے پلانے سے احتراز کرتی ہیں۔ ماں کو بدستور اپنا دودھ پلاتے رہنا چاہیے اور زیادہ تر پینے والی اشیاء دینا چاہئیں۔ -3 بچے کی نیند اور آرام کا مکمل خیال رکھنا

# شدید گرمی، شمالی ہندوستان میں پارہ پچاس ڈگری تک پہنچا

نئی دہلی/ آواز دی وائس ملک بھر میں گرمی کی لہر جاری ہے۔ گرمی سے عام لوگوں کے ساتھ جانور اور پرندے بھی پریشان ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق فی الحال گرمی سے راحت ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ راجستھان سے لے کر پنجاب تک گرمی اپنا بھیانک روپ دکھا رہی ہے۔ درجہ حرارت ایک کے بعد ایک نئے ریکارڈ بنا رہا ہے۔ اس سلسلے میں چورو میں گرمی نے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ ضلع میں درجہ حرارت 50.5 ڈگری سیلسیس سے تجاوز کر گیا ہے۔ آج چورو ملک میں سب سے زیادہ گرم رہا۔ یہاں درجہ حرارت 50.5 ڈگری تھا۔ 1 جون 2019 کے بعد اس بار 50.5 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ سال 2019 کی بات کریں تو اس وقت درجہ حرارت 50.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سری گنگا نگر میں 49.4 ڈگری سیلسیس، پیلانی میں 49 ڈگری سیلسیس، پھلودی میں 49 ڈگری سیلسیس، بیکانیر میں 48.3 ڈگری سیلسیس، کوٹا میں 48.2 ڈگری سیلسیس، کوٹا میں 48 ڈگری سیلسیس اور جیسلمیر میں 4 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ وہیں دارالحکومت جے پور میں 46.6 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ پنجاب اور ہریانہ میں بھی لوگ گرمی سے پریشان ہیں۔ نہ صرف راجستھان بلکہ پنجاب اور ہریانہ کے لوگ بھی گرمی سے پریشان ہیں۔ ہریانہ کے سرسا میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 50.3 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ نارنول میں 48.5 ڈگری سیلسیس، حصار میں 48.4، روہتک میں 48.1 اور چندی گڑھ میں 45 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ پنجاب کے بھٹنڈہ میں آج کا پارہ 49.3 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ پٹیالہ میں 46.6 ڈگری سیلسیس، لدھیانہ میں 46.2 اور امرتسر میں 46.3 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ گرمی کی وجہ سے دہلی والوں کا رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ دہلی میں بھی گرمی نے لوگوں کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ آج قومی دارالحکومت کے بیشتر مقامات پر گرمی کی لہر برقرار رہی۔ منگیش پور میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 49.9 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ دہلی منگیش پور میں درجہ حرارت 49.9 ڈگری سیلسیس، نجف گڑھ میں 49.8 سیلسیس، نریلا میں 49.9 سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ 49.9 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت قومی دارالحکومت کی تاریخ میں اب تک کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ہے۔ اتر پردیش میں بھی گرمی نے لوگوں کو رلا دیا۔ اتر پردیش میں بھی لوگوں کو شدید گرمی سے راحت نہیں ہے۔ ریاست کے کئی اضلاع میں درجہ حرارت 47 ڈگری سیلسیس کو پار کر گیا ہے۔ آج 28 مئی کو اتر پردیش کے جھانسی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 49 ڈگری، پریاگ راج میں 48.2 ڈگری، وارانسی میں 47.6 ڈگری اور کانپور میں 47.6 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تاج شہر آگرہ میں بھی آج شدید گرمی رہی۔ یہاں درجہ حرارت 48.6 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ دریں اثنا میزورم پولیٹین کولکاتا سمیت ریاست کے دیگر حصوں میں ریمل طوفان کے اثر سے بارش رکنے کے بعد گرمی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے۔ یہ اطلاع بدھ کو علی پور میں واقع محکمہ موسمیات کے علاقائی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کولکاتا میں کم سے کم درجہ حرارت 29.4 ڈگری سیلسیس ہے، جو معمول سے تین ڈگری زیادہ ہے، جب کہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت صرف 33 ڈگری سیلسیس ہے، جو معمول سے دو ڈگری کم ہے۔

## ترقی یافتہ بنگال کے بغیر ترقی یافتہ ہندوستان کا تصور ناممکن/ وزیر اعظم

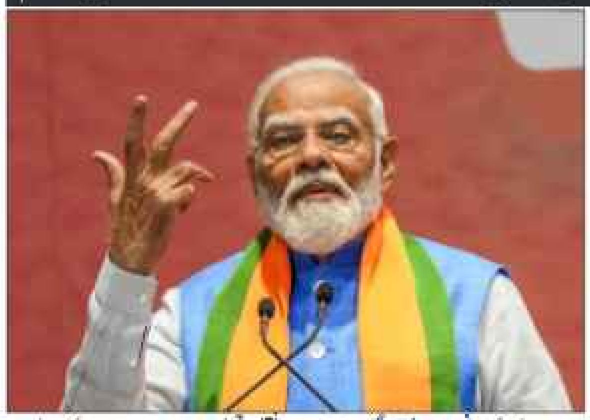

کلکتہ//

وزیر اعظم نریندر مودی نے کلکتہ شہر سے متصل جادو پور پارلیمانی حلقے میں انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ مغربی بنگال کے بغیر ترقی یافتہ بھارت کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گڈ گورننس کا ترنمول کانگریس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ بنگال میں گڈ گورننس کو دوربین سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ دوربین یا خوردبین سے پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بنگال میں زمین مافیا کو دی جا رہی ہے۔ ترنمول بنگال کی ترقی کو روک رہی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے عوام سے اپیل کی بنگال میں ترقیاتی کام کاج کو دیکھنے کے بجائے مرکز کے کام کاج کو دیکھ کر بی جے پی کو ووٹ دیں گے ترنمول نے غیر آئینی طور پر 77 مسلم ذاتوں کو او بی سی قرار دیا۔ لیکن جب ہائی کورٹ نے حکم دیا تو ان کا سارا کام درہم برہم ہو گیا۔ اب انہیں ہائی کورٹ کا حکم ماننا ہو گا۔ مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ ہائی کورٹ کے حکم کو نہیں مانیں گی۔ مودی نے کہا کہ یہاں سندیش کھالی جیسے واقعات ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو سزا دینا ضروری ہے جو نظم و نسق برقرار رکھنے جیسے اپنے بنیادی فرائض انجام نہیں دے سکتے۔ ترنمول کانگریس صرف ووٹ بینک کی سیاست کرتی ہے۔ ترنمول کانگریس بدعنوان سیاسی جماعت ہے۔ مودی نے کہا کہ سی پی ایم اور ترنمول نام کی دو پارٹیاں ہیں۔ ان کی دکانیں الگ ہیں، لیکن جو کہتے ہیں، وہی کرتے ہیں۔ دکان مختلف ہے لیکن پروڈکٹ ایک ہی ہے۔ مودی نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان ترقی یافتہ بنگال کے بغیر ممکن نہیں۔ رابندر ناتھ نے لکھا ہے کہ بنگال کی مٹی، بنگال کا پانی، بنگال کی ہوا، بنگال کا پھل نیک ہو، نیک ہو، نیک ہو اے بھگوان لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ سی پی ایم اور ترنمول نے بنگال کو برباد کر دیا ہے۔ مودی نے کہا کہ بی جے پی آپ کی خواہشات کو سمجھتی ہے۔ اس لیے سڑکوں کی ترقی پر بہت زیادہ خرچ کرنا۔ نقل و حمل پر بہت زیادہ خرچ کرنا کلکتہ میٹرو میں کافی بہتری آئی ہے۔ آپ کو اگلے پانچ سالوں میں الیکٹرک بسیں چلتی نظر آئیں گی۔ اور بہت ساری نوکریاں ہوں گی۔ مودی نے کہا، بنگلہ 4 جون کو مزید کھل کھلے گا۔ سی پی آئی ایم کو ووٹ نہ دیں۔ کیونکہ سی پی ایم کو ووٹ دینے کا مطلب ترنمول کا ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ مودی نے کہا کہ "آپ کسی بھی شخص سے پوچھیں، مرکز میں کس کی حکومت بنے گی۔ جو بھی کہے مودی حکومت بنائیں گے۔ اگر ایسا ہے تو ترنمول کو ووٹ دے کر ووٹ کیوں ضائع کیا جائے؟ میڈم چیف منسٹر پہلے ہی کہہ چکی ہیں کہ وہ مرکز میں اپوزیشن اتحاد کی حمایت کریں گی۔" مودی نے کہا کہ جو لوگ میری تصویر لائے ہیں وہ تصویر کے پیچھے اپنا پتہ لکھیں۔ انہیں میری طرف سے خط ضرور ملے گا۔ مودی نے کہا کہ بنگال کے ذہین لوگ جانتے ہیں کہ ملک کی حکومت ذمہ دار ہونی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے، 4 جون کو نئی تاریخ لکھی جائے گی

## ہندوستانی کھاد کی صنعت 2032 تک 1.38 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی

نئی دہلی// آئی ایم اے آر سی گروپ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، 2024 سے 2032 تک ہندوستانی کھاد کی صنعت 1.38 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ یہ ترقی ہندوستان کی زرعی پیداواری صلاحیت اور خوراک کی حفاظت میں معاونت میں اس شعبے کے اہم کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔ 2023 میں، ہندوستانی کھاد کی مارکیٹ کا حجم 94,210 کروڑ روپے تھا، جو کہ بڑھتی ہوئی زرعی تقاضوں اور حکمت عملی سے متعلق حکومتی مداخلتوں کی وجہ سے ہے۔ مالی سال 24 میں کھاد کی پیداوار 45.2 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو وزارت فرٹیلائزرز کی کامیاب پالیسیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کے دنیا کے دوسرے سب سے بڑے پروڈیوسر کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن، صرف چین کے بعد، کھاد کی صنعت کی ترقی کی بنیاد ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے براہ راست آمدنی کی امدادی اسکیموں جیسے سرکاری اقدامات نے بھی کسانوں کی لیکویڈیٹی کو تقویت دی ہے، جس سے کھادوں میں سرمایہ کاری کرنے کی ان کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔ پی ایم غریب کلیان یوجنا اور پی ایم کسان جیسے پروگراموں کو اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام سے خوراک کی حفاظت میں ان کے تعاون کے لیے توثیق ملی ہے۔ جغرافیائی سیاسی منظر نامے نے ہندوستان کی کھاد کی منڈی کو مزید متاثر کیا ہے۔ حکومت نے کھاد کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے مقصد سے مقامی طور پر نینو مائع یوریا کی پیداوار پر زور دیا ہے۔ وزیر کیمیکل و فرٹیلائزر جناب منسکھ منڈاویہ نے 2025 تک نینو مائع یوریا پروڈکشن پلانٹس کی تعداد نو سے بڑھا کر تیرہ کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا۔

## مجھے فخر ہے کہ میں جیل جا رہا ہوں/ اروند کیجریوال

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی کے کنوینر اور وزیر اعلی اروند کیجریوال کو دہلی آبکاری پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں 2 جون کو واپس جیل جانا پڑے گا۔ عدالت نے انہیں 21 دن کی عبوری ضمانت دی تھی۔ انہوں نے اپنی عبوری ضمانت میں عدالت سے 7 دنوں کی توسیع کا مطالبہ کیا تھا لیکن عدالت نے اس پر فوری سماعت سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اب کیجریوال کو 2 جون کو خود سپردگی کرنی ہوگی، جس سے قبل انہوں نے اہم بیان دیا ہے۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں جیل جا رہا ہوں، سبھاش چندر بوس، بھگت سنگھ اور مہاتما گاندھی جیسے کئی آزادی کے متوالے ملک کو آزاد کرانے کے لیے جیل گئے اور میں بھی ملک کو بچانے کے لیے جیل جا رہا ہوں۔ واضح رہے کہ اروند کیجریوال نے میڈیکل جانچ کے لیے اپنی عبوری ضمانت میں مزید 7 دنوں کی توسیع کا مطالبہ کیا تھا جس پر عدالت نے فوری سماعت سے انکار کر دیا۔ اسی کے ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی کہا کہ اس معاملے پر سی جے آئی فیصلہ کریں گے۔ عدالت کے اس فیصلے کے بعد کیجریوال نے سی جے آئی کو عبوری ضمانت میں توسیع کی درخواست دی لیکن عدالت کے رجسٹری نے ان کی درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اب کیجریوال کو 2 جون کو خود سپردگی کرنی ہوگی۔ اروند کیجریوال کو 21 مارچ کو ای ڈی نے دہلی آبکاری پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں گرفتار کیا تھا۔ 50 دن جیل میں گزارنے کے بعد 10 مئی کو لوک سبھا انتخابات کی مہم چلانے کے لیے سپریم کورٹ سے انہیں 21 دن کی عبوری ضمانت ملی تھی جو یکم جون کو ختم ہو رہی ہے۔ دریں اثنا اروند کیجریوال کے خلاف ای ڈی کی سپلیمنٹری چارج شیٹ پر نوٹس لینے کا دہلی کی مقامی عدالت کا حکم 4 جون تک محفوظ رکھ لیا گیا ہے۔ ای ڈی نے 7 مئی کو راؤز ایونیو کورٹ میں 18 ویں ضمنی چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اس چارج شیٹ میں اروند کیجریوال کو ملزم بنایا گیا ہے۔ واضح رہے سپریم کورٹ نے منگل کو دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال کی درخواست پر فوری سماعت کرنے سے انکار کر دیا، جس میں انہوں نے صحت کی جانچ کے لیے اپنی عبوری ضمانت میں یکم جون سے سات دن کی توسیع کی درخواست کی تھی۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور کے وی وشواناتھن کی تعطیلاتی بنچ نے کیجریوال کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی کو بتایا کہ سماعت کی تاریخ طے کرنے کے لیے ان کی درخواست کو چیف جسٹس کو بھیجا جائے گا۔ بنچ نے مسٹر سنگھوی سے یہ بھی پوچھا کہ گزشتہ ہفتہ جسٹس دیپانکر دتہ کی سربراہی والی بنچ کے سامنے وزیر اعلی کیجریوال کی عرضی کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ مسٹر سنگھوی نے درخواست پر فوری سماعت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کے وزیر اعلی کو ان کی صحت کی جانچ کے لیے فوری طبی معائنہ کی ضرورت ہے۔ اس پر عدالت عظمی نے کہا کہ چونکہ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے کیجریوال کو یکم جون تک عبوری ضمانت دی تھی، ان کی اصل عرضی پر 17 مئی کو فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔

## پیپر لیک کی بیماری جڑ سے ختم کریں گے/ کھڑگے

نئی دہلی// کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ اگر انڈیا گروپ مرکز میں برسر اقتدار آتا ہے تو مرکزی حکومت میں خالی پڑی 30 لاکھ سرکاری آسامیوں پر بھرتی کی جائے گی اور پیپر لیک کی وبا سے نمٹنے کے لیے سخت قانون بنایا جائے گا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ بے روزگاری اپنے عروج پر ہے اور نوجوانوں کو یقینی روزگار فراہم کرنا ضروری ہو گیا ہے، اس لیے ان کی حکومت ڈپلومہ یا گریجویٹ نوجوانوں کو تربیت دے گی اور ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد پہلی نوکری کو یقینی بنائے گی۔ روزگار کے فروغ کے لیے ہر ضلع میں چھوٹی اور درمیانی صنعتیں شروع کرنے کے لیے 10 کروڑ روپے دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا، کانگریس کے 'یوا نیائے' سے آئے گا روزگار انقلاب۔ 30 لاکھ سرکاری نوکریوں میں ہوگی بھرتی اور ریزرویشن کے حق کو یقینی بنایا جائے گا۔ گریجویٹ اور ڈپلومہ والے نوجوانوں کو ٹریننگ دے کر سال میں ایک لاکھ روپے ملیں گے اور پہلی نوکری پکی۔ پیپر لیک کے مسئلے پر انہوں نے کہا کہ اس بار سخت قانون بنا کر پیپر لیک سے نجات، فاسٹ ٹریک کورٹ میں کیس چلایا جائے گا، حکومت معاوضہ دے گی۔ غیر منظم سیکٹر اور گگ ورکرز کو سماجی تحفظ، 25 لاکھ روپے کے مفت ہیلتھ انشورنس کے ذریعے علاج ملے گا۔ یووا روشنی سے 5000 کروڑ روپے کا اسٹارٹ اپ فنڈ بنایا جائے گا، ہر ضلع کو 10 کروڑ سے ایم ایس ایم ای کاروباری توسیع۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ 4 جون سے نوجوانوں کی زندگی میں ایک نئی شروعات ہوگی کیونکہ مرکز میں انڈیا گروپ کی حکومت بنے گی اور ہاتھ بدلے گا حالات۔

## مودی دوبارہ اقتدار میں آئے تو ہر اپوزیشن لیڈر کو گرفتار کیا جائے گا/ کیجریوال

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اور دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے پارٹی لیڈر آتشی کی گرفتاری کے بارے میں خدشہ ظاہر کرتے ہوئے منگل کو کہا کہ اگر وزیر اعظم نریندر مودی دوبارہ اقتدار میں آتے ہیں تو اپوزیشن کے ہر لیڈر کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ دہلی حکومت کی وزیر آتشی کے عدالتی سمن کی وصولی پر مسٹر کیجریوال نے 'X' پر لکھا "میں نے پہلے کہا تھا کہ وہ اگلی بار آتشی کو گرفتار کریں گے۔ وہ اب ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ مکمل تاناشاہ ہے، جو ایک ایک کرکے آپ کے تمام لیڈروں کو مکمل طور پر کمزور، غیر سنجیدہ اور جھوٹے مقدمات میں گرفتار کر رہا ہے۔ اگر مودی جی دوبارہ اقتدار میں آئے تو ہر اپوزیشن لیڈر کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ آپ اہم نہیں، ہمارے پیارے ملک کو آمریت سے بچانا اہم ہے۔ خیال رہے کہ ہتک عزت کے معاملے میں محترمہ آتشی کو عدالت سے سمن موصول ہونے پر مسٹر کیجریوال نے ان کی گرفتاری کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

## تجارت کے محکمے کی طرف سے آزاد تجارتی معاہدے کی حکمت عملی پر چنتن شیویر کا انعقاد

نئی دہلی// تجارت اور صنعت کی وزارت کے محکمہ تجارت نے سینٹر فار ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ لاء (سی ٹی آئی ایل) (انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فارن ٹریڈ، نئی دہلی کے تعاون سے 16 سے 17 مئی 2024 تک تجارتی مذاکرات کے لیے آزاد تجارتی معاہدے کی حکمت عملی اور آپریٹنگ کے معیاری طریقہ کار پر چنتن شیویر کا نیم رانا واقع راجستھان میں انعقاد کیا۔ دو روزہ چنتن شیویر نے ہندوستان کی طرف سے آزاد تجارتی معاہدوں پر مذاکرات اس کی پوزیشن اور حکمت عملی سے متعلق جو اس طرح کے مذاکرات کے لیے اختیار کی جانی چاہیے مختلف امور پر بات چیت کی سہولت فراہم کی۔ شرکاء نے ایف ٹی اے مذاکرات کے لیے آپریٹنگ کے معیاری طریقہ کار (ایس او پی)، تجارتی مذاکرات کے لیے صلاحیت کی تعمیر اور وسائل کے انتظام کے ساتھ ساتھ جدید ایف ٹی اے کے تحت کچھ عصری مسائل جیسے لیبر، ماحولیات، جنس وغیرہ پر بھی غور کیا۔ کامرس سکریٹری جناب سنیل برتھوال نے چنتن شیویر کی سربراہی کی جس میں ایف ٹی اے مذاکرات میں ہندوستان کی مستقبل کی مصروفیت کے لیے ایک اسٹریٹجک کورس ترتیب دینے کی کوشش کی گئی۔ اس پروگرام میں حکومت ہند کی مختلف وزارتوں، محکموں اور ایجنسیوں سے ہندوستان کے ایف ٹی اے مذاکرات میں شامل سینئر سرکاری عہدیداروں کی فعال شرکت کی۔ تقریب کے نامور مقررین میں حکومت ہند کے سابق سینئر عہدیدار، ایف ٹی اے مذاکرات میں قومی اور بین الاقوامی ماہرین، قابل احترام ماہرین تعلیم اور تجربہ کار قانونی ماہرین شامل تھے۔

## مانسون اگلے چار دنوں میں کیرالہ سے ٹکرائے گا

نئی دہلی// جنوب مغربی مانسون آئندہ تین چار دنوں میں کیرالہ اور شمال مشرقی ریاستوں کے کچھ حصوں میں پہنچنے والا ہے، جس سے ملک بھر میں شدید گرمی اور لو سے پریشان لوگوں کو راحت ملنے کی امید ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے منگل کو کہا کہ سمندری طوفان ریمال اب مشرقی بنگلہ دیش سے شمال مشرق کی طرف بڑھ گیا ہے۔ طاقتور طوفان منگل کی شام تک مشرقی آسام اور اس سے ملحقہ علاقوں میں کم دباؤ والے علاقے میں کمزور ہو جائے گا۔ جنوب مغربی مانسون کے بنگال اور بنگلہ دیش سے گزرنے کے بعد، اگلے سات دنوں تک شمال مشرقی ریاستوں میں 30 - 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک اور تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش متوقع ہے۔

## ہندوستان اور فرانس اس ہفتے 50 ہزار کروڑ روپے کے

## 26 رافیل میرین جیٹ سودے پر بات چیت شروع کریں گے

نئی دہلی// ایک اہم پیش رفت میں، ہندوستان اور فرانس کی حکومتوں کے درمیان 2 6 رافیل میرین لڑاکا طیاروں کے 50,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے معاہدے پر بات چیت 30 مئی کو ایک اعلی سطحی فرانسیسی ٹیم کی یہاں آمد کے ساتھ شروع ہونے والی ہے۔ دفاعی صنعت کے عہدیداروں نے بتایا کہ فرانسیسی فریق ہندوستانی بحریہ کے لئے لڑاکا جیٹ سودے میں باضابطہ بات چیت شروع کرنے کے لئے ہندوستانی وزارت دفاع کے اہم منصبوں سے ملاقات کرے گا جس کے تحت فورس کے ذریعہ چلائے جانے والے دونوں طیارہ بردار جہازوں سے طیارے چلائے جائیں گے۔ حکام نے بتایا کہ فرانسیسی ٹیم میں ان کی وزارت دفاع اور صنعت کے حکام شامل ہوں گے جن میں اہم سازوسامان بنانے والے ڈسالٹ ایوی ایشن اور تھیلیس شامل ہیں۔ ہندوستانی فریق میں دفاعی حصول ونگ اور ہندوستانی بحریہ کے ارکان شامل ہوں گے۔ حکومت کے ذرائع نے بتایا کہ وہ فرانس کے ساتھ مذاکرات مکمل کرنے اور رواں مالی سال کے آخر تک معاہدے پر دستخط کرنے کی کوشش کریں گے۔ فرانس نے دسمبر میں ہی ہندوستانی بحریہ کے طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت اور آئی این ایس وکرمادتیہ کے لئے 26 رافیل میرین جیٹ خریدنے کے ہندوستان کے ٹینڈر پر اپنا جواب جمع کرایا تھا۔ ہندوستان کے خط قبولیت کا جواب فرانس نے نئی دہلی میں جمع کرایا تھا۔

## مالی سال 2024 میں جی ڈی پی کے 8 فیصد تک پہنچنے کا امکان/ ایس بی آئی ریسرچ

نئی دہلی// اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کے اکنامک ریسرچ ڈپارٹمنٹ نے ایک تفصیلی تحقیقی رپورٹ جاری کی ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ہندوستان کی معاشی نمو میں نمایاں فروغ کا اندازہ لگایا گیا ہے، جس کی وجہ سے عالمی معیشت کی بحالی ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ مالی سال 24 میں ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو 8 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جس کی حمایت مختلف اقتصادی اشاریوں اور مانسون کے موافق حالات میں مضبوط کارکردگی سے ہوتی ہے۔ رپورٹ میں ہندوستان کی ترقی کی رفتار پر عالمی اقتصادی لچک کے ممکنہ اثرات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ عالمی معیشت کو درپیش چیلنجوں کے باوجود، بشمول جغرافیائی سیاسی تناؤ اور شدید موسمی واقعات، عالمی نمو مستحکم رہتی ہے، جس کی مدد مہنگائی کے دباؤ میں کمی اور روزگار کے مضبوط حالات سے ہوتی ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے اپنے اپریل 2024 ورلڈ اکنامک آؤٹ لک میں 2024 کے لیے عالمی ترقی کی پیشین گوئی کو بڑھا کر 3.2 فیصد کر دیا، جو اس کے پہلے کے تخمینوں سے ایک بہتری ہے۔ آئی ایم ایف کے اندازوں کے مطابق، عالمی ہیڈ لائن افراط زر 2023 میں 6.8 فیصد کی سالانہ اوسط سے کم ہو کر 2024 میں 5.9 فیصد، اور 2025 میں مزید 4.5 فیصد تک گرنے کی توقع ہے۔ افراط زر میں اس کمی سے کچھ مرکزی بینکوں، خاص طور پر یورپی سینٹرل بینک کو ترقی کی کوششوں کو تقویت دینے کی امید ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے مالی سال 2024 کے چوتھے کوارٹر میں حقیقی جی ڈی پی نمو 7.3 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔ مالی سال 2025 کے پہلے کوارٹر کے 7.5 فیصد تک پہنچنے کی توقع ہے۔ پورے سال مالی سال 024 کے لیے جی ڈی پی کی شرح نمو 7.0 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ رپورٹ ہندوستان میں شہری اور دیہی دونوں شعبوں میں مسلسل ترقی کے رجحان کی نشاندہی کرتی ہے۔ شہری اقتصادی رفتار مسافر گاڑیوں کی فروخت، ہوائی اڈے کے مسافروں کی آمد و رفت، جی ایس ٹی کی وصولی، کریڈٹ کارڈ کے لین دین، پٹرولیم کی کھپت، اور ٹول وصولی میں مضبوط کارکردگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

## کانگریس نے راجکوٹ آتشزدگی کے واقعہ کی ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کا مطالبہ کیا

نئی دہلی// کانگریس نے گجرات کے راجکوٹ گیم زون میں آتشزدگی کے واقعہ کے لئے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور اس واقعہ کی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے موجودہ جج سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی متاثرین کو مناسب مالی امداد فراہم کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانگریس کے راجیہ سبھا ممبر اور گجرات کے ریاستی صدر شکتی سنگھ گوہل نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ راجکوٹ کے ایک گیم زون میں آگ لگنے سے 31 افراد کی المناک موت بی جے پی حکومت کی لاپرواہی اور اس کے سینئر حکام کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس گیم زون میں فائر سیفٹی، داخلے اور باہر نکلنے کے لیے الگ راستے، رہائشی علاقوں سے دوری جیسے حفاظتی اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے اور اس کی تحقیقات ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے موجودہ جج سے کرائی جانی چاہئیں۔ مسٹر گوہل نے کہا کہ راجکوٹ میں اتنے ہولناک حادثے کے بعد بھی حکومت سنجیدہ نہیں ہے۔ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن آج حکومت خود اس سے کھلواڑ کر رہی ہے۔ جب بڑے افسران کا خود اس گیم زون میں آنا جانا ہو تو پھر حکومت چھوٹے افسران کو معطل کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہے؟ کانگریس کے ایم پی نے کہا کہ گجرات کے راجکوٹ میں پیش آنے والا حادثہ کوئی پہلا حادثہ نہیں ہے۔ سورت کے ایک تعلیمی ادارے میں 22 بچوں کو اپنی جان گنوانی پڑی تھی۔ سورت میں متاثرین کے اہل خانہ کا کہنا تھا کہ ہمیں آج تک انصاف نہیں ملا لیکن راجکوٹ کے بچوں کو انصاف ملنا چاہیے۔ اسی طرح وڈودرا میں کشتی ڈوبنے کے حادثہ میں 14 کو موت ہو گئی تھی۔

# خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ایک تہذیبی واردات تھا۔محبت کا قلعہ تھا۔نفسیاتی حصار تھا۔جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا......ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے!لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں،کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا......نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلوسلم عل نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجروثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے،لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے،لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں

انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہورہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کر کے دکھایا، اور وہ معاشرے جو بھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرقِ وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

# کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-

حسین روف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی ٗ فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں ٗ لیکن جہاں تک میری افتادِ طبع کا تعلق ہے ٗ میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا ٗ بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی ٗ الہامی کتب اور نتائجِ فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی ٗ یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا ٗ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے ٗ چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں ٗ میں نے پراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا ٗ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے ٗ کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندومت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہورہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندومت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی ( 265-336 قبل مسیح ) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ ) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا ٗ مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی ٗ اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہوسکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے ٗ عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں ٗ وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو ٗ کل کی فکر نہ کرو ٗ یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے ٗ ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ ٗ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔۔1945ء کی ایک عید کے موقع پر مجھے دعوت دی گئی کہ میں مسلمانوں کے طریق عبادت کا مشاہدہ کروں اور بعد میں کے کھانے میں بھی شرکت کروں۔ میں نے دیکھا کہ دنیا بھر سے مختلف رنگوں ٗ زبانوں اور تہذیبوں کے مسلمان بھائیوں کی طرح یکجا ہیں اور ایک ہی زبان میں ایک ہی طریقے سے عبادت کررہے ہیں۔ یہاں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔ یہاں میں نے ایک ترک شہزادے کو بالکل عام لوگوں سے گھلے ملے ہوئے دیکھا۔ یہاں کسی امیر میں نہ دولت کا نشہ نظر آیا نہ اس نخوت کا مشاہدہ ہوا جو ایک انگریز اپنے سیاہ فام پڑوسی سے عموماً روا رکھتا ہے۔ یہاں مجھے کسی میں مضحکہ خیز قسم کا غرور نظر آیا نہ ریاکارانہ زہد و تقویٰ کی کوئی جھلک دیکھی۔ ساری فضا وقار ٗ توازن اور اعتدال کا حسین امتزاج پیش کررہی تھی۔

میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ ( Dark Age سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ یہ لوگ اسباب و علل کو کس طرح غلط ملط کرتے ہیں۔ آخر یہ اسلام کو ان عوامل کے حوالے سے کیوں دیکھتے ہیں جنہوں نے باہر سے نفوذ کیا اور غیر فطری طریقے سے اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اگر چیزوں کو جانچنے کا یہی معیار ہے تو پھر یہ لوگ نشاۃ ثانیہ کے دور کی مصوری کو کیوں دریا برد نہیں کردیتے۔ پھر عیسائیت کو قرون مظلمہ اور اسپین کے حوالے سے خون آشامی اور تباہی و بربریت کا سمبل کیوں نہ مان لیا جائے۔ یورپ کے لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہر دور کی منصف مزاج عظیم شخصیتوں نے اسلامی تہذیب کو بنظر تحسین دیکھا ہے اور اس سمندر میں ایسے موتی پنہاں ہیں جو اب بھی سارے زمانے کی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل سکتے ہیں۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

# پانی ضمانت حیات

تحریر
ڈاکٹر ساجد خاکوانی

"پانی" اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "و جعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون" (۲۱:۳۰) ترجمہ: اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی، کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے؟" پانی سے پیدائش اور پانی سے ہی بقائے حیات ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ میں پانی میں ہی تیرتا رہتا ہے اور پھر اس دنیا میں وارد ہوتا ہے۔ زمین سے اگنے والی کل نباتات پانی سے تخلیق ہوتی ہیں، اگر پانی میسر نہ آئے تو زراعت تو دم ہی توڑ دے۔ قدرت نے زمین اور اہل زمین کے لیے پانی کی فراہمی کا ایک شاندار نظام تخلیق کیا ہے اور اسے اس طرح خود کار طریقے سے چلا دیا ہے کہ دیکھنے والے کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین خلاق ہے۔ تیز دھوپ کی تمازت سے سمندروں سے پانی کے بخارات بنتے ہیں، اپنے ہلکے وزن کے باعث ہوائیں انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا لیتی ہیں۔ یہ بخارات جمع ہوتے ہوتے کچھ وقت میں گھن گھور گھٹاؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ قدرت ان کے اندر گھن گھرج بھی ڈالتی ہے اور یہ گرجتی ہوئی اور شور مچاتی ہوئی بجلیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے سفر کا آغاز کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ گھنے بادل روئی کے گالوں کی طرح آسمان پر نمودار ہوتے ہیں اور اکٹھے ہو کر امڈتے ہی چلے آتے ہیں۔ سمندروں سے پہاڑوں تک کا سفر یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنوں دنوں میں طے کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ پانی سے بھرے ان بادلوں کی منزل کے لیے اس جگہ پر خلا پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اس خلا کو پر کرنے کے لیے یہ بادلوں کے قافلے جوق در جوق محو سفر ہو جاتے ہیں۔ ان بادلوں کے راستے میں اونچے اونچے، بلند قامت اور دیو ہیکل پہاڑی سلسلے آ جاتے ہیں، جو ان کے بہاؤ میں سد راہ بنتے ہیں اور یوں قدرت ان بادلوں کو نچوڑ کر پہاڑوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ یہاں تک پانی کے سفر کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکتا ہے۔ پانی کا یہ پہلا مرحلہ مائع سے ہوائی شکل اور پھر ٹھوس شکل میں پانی کی موجودگی پر منتج ہو جاتا ہے۔

دوسرے مرحلے میں پہاڑوں پر برسنے والا بارش کا پانی ایک خاص مدت تک برف کی شکل میں جما رہتا ہے۔ برف کے بڑے بڑے تودوں کی شکل میں پانی کا یہ کردار اس کرہ ارض پر درجہ حرارت کو قابو میں رکھنے کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے درجہ حرارت کو قابل حیات بنانے کے لیے یہ نظام تشکیل دیا ہے کہ برف کے بڑے بڑے پہاڑ، تودے اور برفانی میدان اور برفانی سمندر وغیرہ درجہ حرارت کو ایک خاص حد سے بڑھنے نہیں دیتے جس سے مخلوقات کو زندہ رہنے کے وافر امکانات میں قابل قدر تسلسل باقی رہ جاتا ہے۔ اگر زمین کا درجہ حرارت ایک خاص حد سے آگے نکل جائے تو شدت حدت کے باعث پہلے مرحلے میں چھوٹی مخلوق اور پھر بڑی مخلوق بھی درجہ بدرجہ موت کے منہ میں جانے لگے جبکہ نباتات بھی اس بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی تاب نہ لا سکیں اور یہ سب پانی جیسی نعمت کے باعث ممکن ہوا۔ سال کے جس دورانیے میں سورج کا طواف کرنے والی زمین سورج کے بہت قریب ہو جاتی ہے تو برف کے سب ذخیرے پگھلنے لگتے ہیں۔ قطرہ قطرہ پانی بل آخر دریاؤں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ دریائی بہاؤ پہلے پہاڑی راستوں سے ہوتا ہوا شور مچاتا، اچھلتا، چھلانگتا، پھلانگتا اور آبشاریں بناتا، جھیلوں اور کاریزے سے گزرتا ہوا اور چٹانوں سے سر ٹکراتا ہوا میدانی علاقوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ پانی انسانی بستیوں کے لیے وجہ وسیلہ حیات بن چکا ہے۔ میدانی علاقوں میں اس پانی کو بڑے بڑے ذخیروں میں جمع کر لیا جاتا ہے، اس کی قوت بہاؤ سے کارخانوں کا پہیہ چلایا جاتا ہے اور دانے پیس کر آٹا بنانے سے لے کر بجلی بنانے اور بڑی بڑی مشینوں کو ٹھنڈا کرنے تک کا کام بھی اس پانی سے لیا جاتا ہے۔ میدانی علاقے میں دریائی پانی پر بند بنا کر اس سے نہریں نکالی جاتی ہیں اور نہری نظام سے پھر زرعی زمین کی سیرابی اور بنجر زمینوں کی آبادکاری جیسا کام بھی اس پانی کے ذمے ہے۔ جہاں جہاں سے دریا گزرتے ہیں وہاں پر زیر زمین پانی کی سطح بھی انسانی دسترس تک پہنچ جاتی ہے اور دستی و برقی کنویں انسانی گھریلو ضروریات پوری کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ انسانی ضروریات سے بچا ہوا اور دیگر فاضل و ناقابل استعمال پانی ایک بار پھر شمال سے جنوب کی طرف بڑھتا ہوا دریاؤں میں بہتا ہوا سمندر کی گہرائیوں میں پہنچ جاتا ہے اور یوں پانی کی گردش کا دوسرا مرحلہ بھی پورا ہونے کے بعد یہ پانی پہلے مرحلے میں بار دیگر شمولیت کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ صدیوں اور قرنوں سے قدرت کا یہ کارخانہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں چل رہا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چلتا رہے گا۔

پانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت بعض اوقات دریائی پانی کی بجائے آسمانی پانی سے کھیتوں کی سیرابی ممکن بنا دیتی ہے۔ اس طرح بادل پہاڑوں پر برسنے کی بجائے میدانی علاقوں پر ہی اپنے قطرے نچھاور کر دیتے ہیں۔ زمین کے ایک خاص موسم میں جب فصلیں تشنہ کام ہوتی ہیں اور انسان کی بار بار آسمان کی طرف اٹھتی ہوئی نگاہیں رحمت خداوندی کی منتظر ہوتی ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے بادلوں کا رخ میدانوں کی طرف موڑ دیتا ہے اور اپنی قدرت کاملہ سے پیاسی میدانی فصلوں کو سیراب کر دیتا ہے اور انسانوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ بعض اوقات موسم کی شدت اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ انسان گرمی سے پگھلنے لگتے ہیں، ایسی صورت میں رحمت خداوندی ایک بار پھر جوش میں آتی ہے بارش کی بوندیں ہوا میں خنکی پیدا کر کے موسم کو خوشگوار بنا دیتی ہیں۔ اسی طرح جب بھی بارش ہوئے ایک مدت گزر جاتی ہے تو زمین سے اٹھنے والا گرد و غبار فضا کو اس قدر آلودہ کر دیتا ہے کہ انسانوں کے گلے اس کی تاب نہیں لا سکتے اور بیماریاں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس صورتحال میں رب رحیم کی رحمت ایک بار پھر جوش میں آتی ہے اور بارش سے زمین کے اس حصے کی فضا پاک صاف ہو جاتی ہے، بارش کی بوندیں اپنے قدرتی دباؤ سے سب میل کچیل کو زمین برد کر دیتی ہیں اور انسان بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آسمان سے برسنے والا پانی اپنی طبی تاثیر میں زمینی پانی سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اطبا حضرات اس پانی کو جمع کرتے ہیں اور اسے دوائیوں میں ڈال کر اس کی افادیت سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب بارش کے ساتھ اولے پڑتے ہیں تو ان برفانی اولوں کا پانی بھی بعض بیماریوں میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ جو لوگ سمندروں میں محو سفر ہوتے ہیں ان کے لیے سمندر کا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا اور سمندری پانی کو پینے کے قابل بنانا بھی ایک مشکل تر مرحلہ ہوتا ہے۔ ایسے میں جب بارش ہوتی ہے تو سمندری جہازوں میں اس برسنے والے پانی کو پینے کے لیے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے جو قدرت کا مفت تحفہ ہے۔ زمین کے بھی چھوٹے بڑے گڑھے جب پانی سے خالی ہو جاتے ہیں تو قریب کے جانور دور دراز ایسے مقامات پر ہجرت کر جاتے ہیں جہاں انہیں پانی آسانی سے میسر ہو جائے۔ اور جب بارش کے پانی سے وہ خالی گڑھے بھر جاتے ہیں تو جنگلی حیات و چرند و پرند میں بھی خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارش سے مردہ زمین میں زندگی کی لہر پیدا کر دیتا ہے اور گھاس کھانے والے جانوروں کے لیے رزق کے وسیع ذخائر میسر آ جاتے ہیں۔

# اخروٹ کی ڈگمگاتی صنعت

## کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غمگسار ہوتا

ایک زمانہ تھا جب کشمیر کی وادی کے اطراف و اکناف میں ہزاروں ٹن اخروٹ کی پیداوار ہوتی تھی اور اس زمانے میں اخروٹ اور بادام کی کاشت سیب، ناشپاتی اور دیگر میوہ جات کے مقابلہ میں کافی زیادہ ہوا کرتی تھی۔ یہاں کے غریب عوام سیب، لگانے اور آلو بخارا کی کاشت پر آنے والے اخراجات برداشت نہیں کرتے تھے اور نا ہی وہ ان میوہ جات کی کاشت کے بنیادی اصولوں سے واقف تھے۔ اس کے مقابلے میں اخروٹ کی کاشت بڑی ہی آسان اور نفع بخش ہوا کرتی تھی کیونکہ آپ اخروٹ کا ایک پیڑ کہیں ایک بار لگاتے تھے تو ساری عمر اس میں نہ کھاد ڈالنے کی ضرورت ہوا کرتی تھی اور نہ ہی پھپھوندکش اور زہریلی ادویات کے چھڑکاؤ پر آنے والے خرچے سے ہی یہ میوہ کاشت کار پر بارگراں بن جاتا تھا۔ اخروٹ اس زمانے میں بادام سے بھی زیادہ بڑے پیمانے پر یہاں کاشت ہوتا تھا اور اس طرح یہاں کے لوگوں کیلئے یہ آمدنی کا ایک وسیلہ بھی تھا۔ پھر زمانے کے پھیر بدل کے ساتھ یہ صورتحال بھی بدل گئی۔ وادی کے اطراف و اکناف میں آہستہ آہستہ سیب، ناشپاتی، چیری اور دیگر قسم کے میوہ جات کی کاشت میں اضافہ ہونے لگا کیونکہ مارکیٹ میں ان میوہ جات کی مانگ بڑھ گئی اور اس کے نتیجہ میں کاشت کاروں کو بھی مناسب قیمتیں اور منافع حاصل ہونے لگا۔ اخروٹ کے پیڑوں کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ ان کو آپ کہیں پر بھی لگا سکتے تھے۔ دیہی علاقوں میں آپ جہاں بھی جاتے آپ کو بستیوں کے اندر، گھروں کے صحنوں میں اخروٹ کے پیڑ ملا کرتے تھے اور پھر جب آبادی بڑھ جانے کے نتیجہ میں انسانی آبادی پھیلنے لگی تو لوگوں نے اخروٹ کے پیڑوں کی بے دریغ کٹائی شروع کر دی تاکہ مکانات کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ اخروٹ کی فصل معدوم ہونے لگی اور مارکیٹ میں اخروٹ کی مانگ بڑھ جانے کے باوجود اس کی فصل کم ہوتی چلی گئی۔ سیب اور دیگر میوہ جات نے یہاں کے کاشت کاروں کی نظروں میں اولیت حاصل کر لی اور اب صورتحال یہ ہے کہ پچھلے تین سال سے لگاتار اخروٹ کی فصل کے بدلے میں ہونے والی آمدنی کم ہو رہی ہے جو کہ ایک تشویشناک امر ہے۔ جموں و کشمیر کی حکومت نے اگرچہ اخروٹ کے پیڑوں کی کٹائی غیر قانونی اور قابل سزا جرم قرار دی ہے تاہم اس کے باوجود بھی اخروٹ کی صنعت ہر گزرتے دن کے ساتھ زوال پذیر ہو رہی ہے۔ حکومت نے اگرچہ اس صنعت کو زندہ رکھنے اور اس میں نئی روح پھونکنے کے حوالے سے کئی اقدامات کئے ہیں تاہم اس کے ابھی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے ہیں۔ پچھلے چند سال کے دوران محکمہ ہارٹیکلچر نے سیب کی طرح ہی اخروٹ کی بھی ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن پر زور دینا شروع کر دیا ہے جس سے اخروٹ کی زوال پذیر صنعت کے احیائے نو کی کچھ امیدیں پیدا ہو گئی ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس حوالے سے کوئی مشن ترتیب دیتی ہے یا نہیں۔ پانپور کے زعفرانی کھیتوں میں اگائے جانے والے عالمی شہرت یافتہ زعفران کی صنعت کو زندہ رکھنے اور اس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی غرض سے حکومت نے 'قومی زعفران مشن' ترتیب دیا۔ لیونڈر کی فصل کو فروغ دینے کے لئے اسی طرح سے 'نیشنل لیونڈر مشن' مرتب کیا گیا اور دونوں کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اسی طرح سے ضرورت اس بات کی ہے کہ اخروٹ کی فصل کو بڑھانے اور اس صنعت میں نئی روح پھونکنے کی غرض سے کوئی مشن ترتیب دیا جائے تاکہ طبی فوائد سے مالا مال اس نایاب خشک میوہ کو زوال پذیر ہونے سے بچایا جا سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کوئی درد دل رکھنے والا متعلقہ حاکم سامنے آئے جو ایک چارہ ساز اور ایک غم غمگسار بن کر اس صنعت کے احیاء کیلئے کوشش کرے۔

# آزادئ نسواں اور فریب کاری

تحریر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

آزادئ نسواں اور حقوق انثیٰ کے نام پر پوری دنیا میں جو تماشے ہو رہے ہیں، اور جس طرح عورتوں کو بازار کی زینت بنا دیا گیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، صنف نازک کی عریاں تصویر کے بغیر ماچس کی ڈبیہ تک مارکیٹ میں نہیں آتی، کھلے عام بے محابا آزادی کے نام پر جسم کی نمائش، کلبوں میں رقص و سرور کی فن کاری اور اداکاری یہ سب عورتوں کو سر بازار رسوا کرنے اور ان کی آبرو ریزی تک آسانی سے پہونچنے کے لیے مغرب نے ہتھکنڈوں کے طور پر شروع کیا تھا، مشرق نے اس کی نقالی کی اور یہاں بھی عورتوں کو نچانا فیشن ہو گیا، فن کے نام پر، ثقافت وتہذیب کے حوالہ سے انہیں ننگا کر دیا گیا اور اب تو یہ صورت حال ہے کہ عورتیں "کاسیات عاریات"، ملبوس ہو کر بھی ننگی نظر آتی ہیں اور وہ سمجھتی ہیں کہ اس سے ان کا حسن دوبالا ہو رہا ہے، ان کی پذیرائی ہو رہی ہے، اور ان کے جلوے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں، ابھی حال ہی میں پاکستان کی بعض عورتوں کا یہ نعرہ اخبارات کی زینت بنا تھا کہ "میرا جسم میری مرضی" یعنی وہ جس طرح چاہیں گی، اپنے جسم کی نمائش کریں گی اور جس کے ساتھ رات گذارنے کی مرضی ہو گی اپنا جسم پروس دیں گی، مذہب، اخلاق، کیریکٹر و کردار، سماجی بندھن اور تہذیبی روایات سب کا جنازہ اس جملے نے نکال دیا، لوگ تالیاں پیٹ رہے ہیں کہ عیاشی، فحاشی، بدکاری، زناکاری کی راہ آسان ہو گئی ہے، اور عورتیں خوش ہیں کہ ہم آزاد ہیں، ہمارے جسم و جان پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔

ہندوستان نے جو کچھ مغربی ممالک سے برآمد کیا، اس نے رشتوں میں توڑ کو بڑھا دیا، پہلے یہ حکم آیا تھا کہ اٹھارہ سال کی عمر سے قبل شوہر کا جنسی تعلق قائم کرنا زنا بالجبر کے زمرے میں آئے گا اور عورتوں کو ہراساں کرنے، تشدد برتنے اور ریپ (عصمت دری) کی جو سزا ہے وہ انہیں دی جائے گی، اٹھارہ سال کے بعد بھی اگر کسی نے بیوی کی مرضی کے بغیر جنسی تعلق قائم کیا تو وہ بھی عصمت دری شمار ہو گی، اور بیوی چاہے تو اسے جیل کی ہوا کھلا سکے گی، عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) نے عورتوں کے حقوق کے حوالہ سے ایک فیصلہ میں بات کہی ہے وہ فاضل جج صاحبان کے نزدیک حقوق نسواں کے تحفظ کی ایک صورت ہے، لیکن اس سے خاندان ٹوٹ کر رہ جائے گا، اور عورتوں کے نام نہاد حقوق کے نام پر شوہر کی حق تلفی ہو گی، اس کی طرف معزز جج صاحبان کا ذہن نہیں گیا، عدالت کا خیال ہے کہ بیوی کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے کہ شوہر ساتھ ساتھ لے کر گھومتا اور چلتا رہے، اگر بیوی اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے تو شوہر اپنی خواہش کے باوجود بیوی پر دباؤ نہیں بنا سکتا کہ وہ اس کے ساتھ رہے ہی، یہ بات عدالت نے ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کہی، سماعت کے دوران جسٹس مدن لوکور اور دیپک گپتا کی مشترکہ بنچ نے شوہر پر واضح کر دیا کہ اگر آپ کی بیوی آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے تو آپ اس کے ساتھ کیسے رہیں گے، اس لیے شوہر کو چاہیے کہ وہ ساتھ رہنے کی اپنی خواہش پر نظر ثانی کرے۔

میاں بیوی کے تعلقات کی اساس و بنیاد آپسی محبت ہے، اس محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، خوشی و غمی میں ایک دوسرے کے رفیق بن کر رہیں، ایک دوسرے سے مشکلات اور پریشانیاں بیان کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، دونوں مل کر بچے کی تربیت کرتے ہیں، مرد باہر کا نگراں ہوتا ہے اور عورت گھر کے داخلی اور اندرونی نظام کو دیکھتی ہے، روزی روٹی اور نان ونفقہ شریعت نے شوہر کے ذمہ کیا، تاکہ عورتیں اس بکھیڑے سے آزاد رہیں، اور اپنی پوری توجہ گھریلو نظام کی درستگی اور بچوں کی پرورش و پرداخت پر مرکوز رکھیں، شریعت اسلامی میں اس رشتہ کی قربت کے لیے ایسی تعبیر اللہ رب العزت نے اختیار کی کہ اس سے زیادہ قربت کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا، قرآن کریم میں اللہ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا، لباس جسم سے چمٹا ہوتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے، جسمانی عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے اسی طرح زن وشو اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔

عدالت کے اس حکم سے جسم وجان کی وہ قربت باقی نہیں رہ سکے گی، تو محبت کا جنازہ نکل جائے گا، ایک دوسرے سے یہ دوری مرضی اور ملازمت وغیرہ کے تقاضوں کی بنا پر ہو تو گاڑی چلتی رہتی ہے، لیکن اگر کسی دن بیوی نے عدالت کے اس جملے ہی کو دہرا دیا کہ میں منقولہ جائیداد نہیں ہوں، میں آپ کی مرضی کے مطابق آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی، تو سوچیے خاندان کا کیسا تیا پانچہ ہو جائے گا، اور مرد کے لیے اس کے علاوہ کیا چارہ کار رہ جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر الگ کر دے، اگر سارا انتظام خود ہی دیکھنا ہو گا، اندر بھی اور باہر بھی، تو ہمیشہ کی جدائی کیوں نہ اختیار کر لی جائے، تاکہ نکاح ثانی کر کے نئی زندگی شروع کی جا سکے۔

**میاں بیوی کے تعلقات کی اساس و بنیاد آپسی محبت ہے، اس محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، خوشی و غمی میں ایک دوسرے کے رفیق بن کر رہیں، ایک دوسرے سے مشکلات اور پریشانیاں بیان کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، دونوں مل کر بچے کی تربیت کرتے ہیں**

مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے، یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے

# صفحہ اول سے آگے

**101**

قابو سے باہر ہوئی عینی شاہدین نے بتایا کہ بس اتر پردیش کے ہاتھرس سے ریاسی ضلع کے شیوکھوری علاقے کی طرف جارہی تھی کہ حادثے کا شکار ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ بس تقریباً 200 میٹر گہری کھائی میں جا گری جس کے بعد بچاؤ آپریشن شروع کیا گیا اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق بس گہری کھائی میں گرنے کے ساتھ ہی وہاں چیخ وپکار سنائی دی اور ہر طرف مدد کی پکار تھی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ پولیس اور سیول انتظامیہ کی خصوصی ٹیمیں علاقے میں پہنچ گئیں جنہوں نے وہاں بچاؤ آپریشن شروع کردیا اور وہاں سے لوگوں کو نکل کر اسپتال پہنچایا گیا تاہم ان میں سے 21 افراد کی اسپتال پہنچنے پر موت ہوئی جبکہ دیگر زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں بھرتی کیا گیا۔ بلاک میڈیکل آفیسر اکھنور محمد سلیم خان نے بتایا کہ 21 افراد کو مردہ ہسپتال لایا گیا اور 69 کے قریب زخمی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شدید زخمیوں کو خصوصی علاج کے لیے جی ایم سی جموں ریفر کیا گیا ہے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نیا س کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ بس نمبر (UP81CT-4058) یاتریوں کو اتر پردیش کے ہاتھرس سے شیو کھوری لے جارہی تھی، اکھنور اور بھمبلہ کے درمیان چوکی چورا پر چونگی موڑ کے قریب گہری کھائی میں گر گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس حادثے میں 21 افراد لقمہ اجل بن گئے جبکہ 60 سے زائد زخمی ہے جن کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ دریں اثنا صدر دروپدی مرمو نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ''جموں کے قریب اکھنور میں بس حادثے میں جانوں کے ضیاع کے بارے میں جان کر الفاظ سے پرے درد ہوا۔ سوگوار خاندانوں کے ساتھ میری گہری تعزیت۔ میں زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کرتا ہوں''۔ اسی دوران جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہانے واقعہ کو ''دل دہلا دینے والا'' قرار دیا اور کہا کہ انتظامیہ ہر ممکن تعاون فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے لکھا ''جموں کے اکھنور میں بس حادثہ دل دہلا دینے والا ہے۔ میں جانوں کے ضیاع پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سوگوار خاندانوں کو یہ ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنے کی طاقت دے، زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کریں۔ انتظامیہ امداد فراہم کر رہی ہے۔ سوگوار خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی جارہی ہے اور زخمیوں کو طبی سہولیات بھی فراہم کر رہا ہے۔

**102**

شمار جموں وکشمیر ٹریفک پولیس نے جاری کیے ہیں۔ صرف اس سال مارچ تک ریاست میں 1,241 سڑک حادثات ہوئے ہیں۔ ان حادثات میں 185 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 1530 افراد زخمی ہوئے۔ یہ اعداد وشمار جموں و کشمیر ٹریفک پولیس نے جاری کیے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر حادثات جموں ضلع میں پیش آئے ہیں۔ جموں میں اس سال مارچ تک 282 سڑک حادثات ہوئے۔ ان میں سے 33 افراد ہلاک اور 331 زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی اس سال مارچ تک سری نگر میں 96 سڑک حادثات ہوئے۔ ان میں سے 9 افراد ہلاک اور 104 زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی وادی کشمیر کے شوپیاں ضلع میں اس سال مارچ تک سب سے کم حادثات دیکھنے میں آئے ہیں۔ یہاں 10 حادثات ہوئے۔ ان میں سے ایک کی موت اور 13 افراد زخمی ہوئے۔

**103**

تلافی نقصان برداشت کرنے کی طاقت دے۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انتظامیہ سوگوار خاندانوں کی ہر ممکن مدد کر رہی ہے اور زخمیوں کو طبی سہولیات بھی فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر انتظامیہ متاثرہ کنبوں کے اس دکھ میں برابر شریک ہے۔ و

**104**

پیداوار میں کئی گناہ اضافہ متوقع ہے جس سے نہ صرف کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ مارکیٹ میں سرسوں کے تیل کی قیمتوں میں مزید کمی ہونے کے امکان ہے۔ وی او آئی نمائندے امان ملک سے بات کرتے ہوئے چیف ایگریکلچر افسر اننت ناگ اعجاز حسین بٹ نے کہا کہ ''اویل سیڈ مشن کے تحت محکمہ زراعت سرسوں کی پیداوار کو بڑے پیمانے پر فروغ دے رہا ہے، جس کے تحت کسانوں میں اعلی کوالٹی اور ہائی بریڈ اقسام کے بیج تقسیم کئے جا رہے ہیں، جس کے خاطر خواہ نتائج زمینی سطح پر سامنے آرہے ہیں اور کسان سرسوں کی زیادہ سے زیادہ کاشتکاری کیلئے راغب ہورہے ہیں'۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 2 برسوں کے دوران کشمیر میں سرسوں کی کاشتکاری 3 ہزار ہیکٹر سے 1 لاکھ 50 ہزار ہیکٹر اراضی تک پہنچ گیا ہے، جس سے سالانہ 14 لاکھ کوئنٹل سرسوں کے بیج (آئیل سیڈ) کی پیداوار ہوئی ہے، پیداواری صلاحیت کو مزید وسعت ملنے کے بعد رواں برس سرسوں کی پیداوار میں 30 فیصد اضافہ ہونے کے آثار ہیں، جس سے رواں برس سرسوں کی پیداوار 17 لاکھ کنٹل تک پہنچنے کی توقع ہے جو سرسوں کی پیداوار میں ریکارڈ توڑ اضافہ ہوگا۔ ڈار نے کہا کی دیگر اضلاع کے مقابلہ میں اننت ناگ ضلع سرسوں کی پیداوار میں سرفہرست ہے، ضلع میں 24 ہزار ہیکٹر زرعی اراضی پر سرسوں کی کاشتکاری کی جاتی ہے جس سے 2.88 لاکھ کنٹل سرسوں کی پیداوار ہوتی ہے۔ اعجاز حسین بٹ نے کہا کہ پیداواری صلاحیت بڑھنے سے درآمدات کا انحصار کم ہورہا ہے جس سے مارکیٹ میں سرسوں کے تیل کی قیمتیں اعتدال میں آگئی ہیں، کیونکہ مقامی پیداوار کی شرح میں اضافہ ہونے سے صارفین کی مانگ کافی حد تک پوری ہورہی ہے۔ ماہر ماحولیات راؤ فرمان علی کا کہنا ہے کہ سرما کے دوران موسم سازگار رہنے سے سرسوں کی بہتر پیداوار ہوئی ہے لیکن محکمہ زراعت کی کوششوں کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیداواری صلاحیت بڑھنے سے نوجوان طبقہ بھی مختلف فلاحی اسکیموں کے ذریعے ایگریکلچر کی جانب راغب ہورہے ہیں جس کا سہرا محکمہ زراعت کو جاتا ہے۔

**105**

والی ہدایات اور سی ای او آفس کی طرف سے پہلے ہی جاری کی گئی واضح ہدایات کے پیش نظر تمام لیکچررس، سی ای او اننت ناگ کے انتظامی کنٹرول میں کام کرنے والے ماسٹراس اور اساتذہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پرائیویٹ ٹیوشن، کسی بھی پرائیویٹ ادارے یا کوچنگ سینٹر میں ملازمت نہ کریں۔''اس طرح، تمام اداروں کے سربراہان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تصدیق کریں کہ لیکچرر، ماسٹر اور ٹیچر میں سے کوئی بھی نجی ٹیوشن یا کوچنگ میں غیر مجاز طور پر ملوث نہیں ہے۔ سرکلر میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کوئی تدریسی عملہ ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا جاتا ہے تو محکمہ اس میں ملوث اہلکار کے خلاف سخت کارروائی کرے گا، کیونکہ یہ جموں وکشمیر ایمپلائز سروس کنڈکٹ رولز کی سنگین خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اس کے علاوہ نگرانی کے مقصد کیلئے پہلے سے تشکیل دی گئی زونل سطح کی مانیٹرنگ کمیٹیوں کو بھی ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ مذکورہ ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور اس کے دفتر کو فوری رپورٹ کریں۔

**106**

کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور بعد میں منشیات اسمگلر کو حراست میں لیکر اسے سنٹرل جیل کوٹ بلوال جموں منتقل کیا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کے خلاف متعدد مقدمات درج ہیں اور وہ مقامی نوجوانوں اور ضلع کے دیگر علاقوں میں منشیات سپلائی کر کے منشیات کے کاروبار کو فروغ دینے میں ملوث تھا۔ پولس اسٹیشن کرالگنڈ، ہندواڑہ کی متعدد ایف آئی آر میں ملوث ہونے کے باوجود اس نے اپنی سرگرمیوں کو درست نہیں کیا اور مقامی نوجوانوں کو منشیات فراہم کر کے منشیات کے استعمال کو فروغ دینے میں دوبارہ ملوث ہوگیا۔ عوام الناس نے منشیات سمگلر کے خلاف کارروائی پر پولیس کے کردار کو سراہا۔ منشیات اسمگلروں کے خلاف پولیس کی مسلسل کارروائیوں سے کمیونٹی کے افراد کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ پولیس معاشرے کو منشیات سے پاک رکھنے کے لیے تمام تر کوششیں کر رہی ہے۔

**107**

کے حکمرانوں کی سرپرستی حاصل تھی، دنیا بھر میں بدلتے ہوئے منظرنامے کی وجہ سے تباہی کا شکار ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس صنعت میں تاریک مستقبل کی وجہ سے صرف چند لوگ ہی اس کاروبار کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایک مقامی فرنیچر کار، غلام نبی بٹ کا کہنا ہے ''ہمارے بچے اس صنعت کو چلانے میں کم سے کم دلچسپی ظاہر کررہے ہیں کیونکہ یہ معدومیت کے دہانے پر ہے۔ ہم اپنے کنبے کا پیٹ بھرنے کے قابل نہیں ہیں اور زیادہ تر لوگ دوسرے کاروبار کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔'' ان کا کہنا ہے کہ صنعت کو یکے بعد دیگرے آنے والی حکومتوں نے اس کے فروغ کے لیے یکسر نظر انداز کیا ہے۔ اور اگر حکومت اس کی ترقی کے لیے اقدامات کرے تو یہ جموں کشمیر میں روزگار کے ہزاروں مواقع پیدا کرسکتی ہے۔'' جنگلات کی بڑھتی ہوئی کٹائی کے ساتھ، صنعت کو لکڑی کی بھی زبردست کمی کا سامنا ہے، اس طرح وادی کشمیر میں درآمد شدہ فرنیچر کی فروخت کے لیے راہ ہموار ہورہی ہے۔ محمد شفیع بغدادی نامی کاریگر کا کہنا ہے کہ درآمد شدہ فرنیچر مقامی فرنیچر کے سخت مقابلہ پر ہے۔ بغدادی کہتے ہے ''فرنیچر کے لیے زیادہ تر لکڑی اتر پردیش سے درآمد کی جاتی ہے جسے شیشم کی لکڑی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شیشم اپنے کاریگروں اور ماہرین کو ساتھ لاتا ہے اور اس طرح کشمیری فرنیچر کی صنعت کو اپنی بقا کے لیے سخت مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شیشم فرنیچر کشمیری فرنیچر کے مقابلے میں 50 فیصد قیمت میں کم ہوتا ہے جبکہ عام آنکھ پہلی نظر میں شیشم اور اخروٹ کی لکڑی میں فرق نہیں کرسکتی۔ ان کا کہنا تھا ''وادی میں دو دہائیاں قبل 50,000 سے زیادہ خاندان اس تجارت سے روزی کماتے تھے لیکن، تنخواہوں میں کمی کی وجہ سے اب اس تجارت سے اپنے کنبے کی کفالت کرنا مشکل ہے۔'' بغدادی نے کہا کہ ''ابھی، اس تجارت میں صرف 4 ہزار سے 5 ہزار دستکار ہیں اور ان باقی یا تو فوت ہوگئے ہیں یا کم منافع اور کم مارکیٹ مواقع کی وجہ سے دستکاری کو ترک کر چکے ہیں۔'' کشمیر میں شیشم فرنیچر کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے بارے میں پوچھے جانے پر، ایک اور مقامی فرنیچر دکان کے نور محمد ملک نے کہا ''کسی بھی فرنیچر کی لکڑی رنگ، ڈیزائن اور پائیداری کے لحاظ سے کشمیری لکڑی سے مماثلت نہیں رکھتی لیکن کشمیری معاشرے متوسط طبقے کے ہوتے ہیں اور کشمیری فرنیچر کے مقابلے شیشم خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ کشمیری فرنیچر کی صنعت مزید پانچ سال تک نہیں ٹک سکے گی۔ نور محمد نے مزید کہا ''اس صنعت کو فروغ دینے میں حکومت کی ناکامی رہی ہے جو کشمیر میں ناسازگار حالات کے دوران سب سے زیادہ متاثر ہوئی تھی۔'' کچھ مقامی کاریگر مفاد خصوصی رکھنے والے ڈیلروں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سیاحوں کو روایتی کشمیری فرنیچر کے نام پر درآمد شدہ فرنیچر فراہم کر کے دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ''ہمارا کاروبار ختم ہوتا جارہا ہے کیونکہ یہاں کشمیر میں مقامی ڈیلر سیاحوں کو کچھ درآمدی فرنیچر فراہم کرتے ہیں اور اسے روایتی کشمیری فرنیچر کے نام سے منسلک کرتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا'' ہمارے کاروبار کو ایک بہت بڑے خطرے کا سامنا ہے جس پر فوری توجہ نہ دی گئی تو اس کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس کاروبار سے وابستہ لوگوں کا ماننا ہے سستا ووٹی پلاسٹک یا دھاتی فرنیچر متعارف ہونے سے کشمیری فرنیچر کی مانگ میں نمایاں کمی آئی ہے اور کشمیر میں اس صنعت کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہے۔ محمد رفیق نامی مقامی شہری کا کہنا ہے ''ہم دیودر، کیکر اور اخروٹ کی لکڑی سے بنے روایتی فرنیچر کے مقابلے میں پلاسٹک کا فرنیچر استعمال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس کی قیمت نسبتاً کم ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے آسانی سے قابل رسائی ہے۔''

**108**

اور وزیراعظم مودی نے ملک کے طول وعرض میں اپنی پارٹی کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلائی ہے۔ اپنی لوک سبھا انتخابی مہم کو سمیٹنے کے بعد، وزیراعظم مودی 30 مئی سے 1 جون تک تمل ناڈو کی کنیا کماری کا دورہ کرنے والے ہیں، جہاں وہ مشہور وویکانند راک میموریل کا دورہ کریں گے۔ وزیراعظم 30 مئی کی شام سے یکم جون کی شام تک دھیان منڈپم میں مراقبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہی جگہ جہاں کبھی سوامی وویکانند نے مراقبہ کیا تھا۔ وزیراعظم انتخابی مہم کے اختتام پر روحانی سفر کرنے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں، وہ 30 مئی کو کنیا کماری پہنچیں گے اور 1 جون تک وہاں رہیں گے۔ 2019 میں، انہوں نے کیدارناتھ کا دورہ کیا، اور 2014 میں، انہوں نے شیواجی کے پرتاپ گڑھ کا دورہ کیا۔ پی ایم نے اس سال 16 مارچ کو کنیا کماری میں جاری لوک سبھا انتخابات کے لئے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ وزیراعظم نے 75 دنوں میں 200 سے زیادہ انتخابی مہم کے پروگرام منعقد کیے، جن میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کیلئے ان کی ریلیاں اور روڈ شو شامل تھے۔ وزیراعظم مودی نے لوک سبھا انتخابات کے سات مرحلوں کے لیے مختلف حلقوں میں ریلیاں کیں۔ کچھ بڑی ریاستوں میں جہاں اس نے زیادہ تر روڈ شو اور ریلیاں کیں ان میں اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال، مہاراشٹر اور اڈیشہ شامل ہیں۔ پی ایم مودی نے مختلف میڈیا اداروں کو ریکارڈ تعداد میں انٹرویو بھی دیے اور مرکز میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت کے ذریعہ کئے گئے ترقیاتی کاموں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مذہب کی بنیاد پر تحفظات، شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کا نفاذ، ایودھیا میں رام مندر، جموں وکشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی اور دیگر سمیت مختلف مسائل پر اپوزیشن پر تنقید کی۔ بنگال کے انتخابات میں ٹی ایم سی پارٹی اپنے وجود کی جنگ لڑ رہی ہے۔ آپ نے اسے پچھلے اسمبلی انتخابات میں دیکھا ہوگا، ہماری تین سیٹیں تھیں۔ بنگال کے لوگوں نے ہمیں تین سے لے کر 80 تک پہنچا دیا۔ ہمیں پچھلے انتخابات میں لوک سبھا میں کافی حمایت ملی۔ اس بار ہندوستان میں سب سے بہترین کارکردگی دکھانے والی ریاست مغربی بنگال ہونے جا رہی ہے۔ مغربی بنگال میں بی جے پی کو سب سے زیادہ کامیابی مل رہی ہے۔ اپنے دور اقتدار میں آئین میں ترمیم کرنے پر کانگریس اور گاندھی خاندان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ جب تک وہ زندہ ہیں، وہ کسی کو بھی آئین کے بنیادی اصولوں سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اے این آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ سابق صدر رام ناتھ کووند کی سربراہی میں ون نیشن، ون الیکشن پر رپورٹ تیار کرنے کے لیے بنائی گئی کمیٹی کو بہت مثبت اور اختراعی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔

**109**

ہیے۔ اور پھر بی جے پی 370 سیٹیں اور این ڈی اے 400 پار کا نعرہ پھیل گیا اور عوام کی آواز بن گیا۔'' وزیراعظم مودی نے کہا ''مجھے خوشی ہے کہ کشمیر کے لوگوں نے کشمیر اور ملک کیلئے ووٹ دیا۔ وادی میں 60 فیصد پولنگ کا مطلب ہے کہ وہاں کے لوگ آئین اور ترنگے کا احترام کرتے ہیں۔'' سال 1991 میں نکالی گئی ایکتا یاترا کو یاد کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے کہا کہ جب ترنگا لہرایا جاتا ہے تو ہندوستانی بندوقیں گرجتے ہیں لیکن جب لال چوک پر قومی پرچم لہرایا گیا تو پاکستان سے دہشت گردوں نے فائرنگ کی اور ایک جہاز کو بھی نقصان پہنچا۔ اس کے بعد بی بی سی کے نمائندے مارک ٹولی نے اس کی اطلاع دی تھی۔ ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس نے کشمیر میں ایک لڑکی کو ایک ٹی وی چینل پر پوری طاقت سے پتھراؤ کرتے دیکھا۔ انہوں نے کہا ''میں نے اسے ٹیلی ویژن پر دیکھا۔ وہ زور سے پتھر مار رہی تھی۔ میں نے اسے بلایا۔ اب، وہ ایک قومی کھلاڑی بن گئی ہے۔'' اسی دوران اوڈیشہ میں ایک انتخابی ریلی میں مودی نے نوٹ کیا کہ جموں وکشمیر کے لوگ اب ریکارڈ ووٹنگ کے ساتھ جمہوریت کا جشن منا رہے ہیں۔ وزیراعظم مودی نے کہا'' آج دراندازنوجوانوں کو فراہم کیے گئے مواقع چھین رہے ہیں۔ وہ آپ کی جائیدادوں اور زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں اور پورا ملک اس سے پریشان ہے۔''

**110**

آلو ہیرنگ رجسٹریشن نمبر JK05B 6503 کورو کا جس میں تین افراد سوار تھے۔ مذکورہ تھری وہیلر کی تلاشی کے دوران پولیس پارٹی نے 3500 گرام پوست کا بھوسا برآمد کر لیا۔ جن کی شناخت وسیم احمد نائیکو ولد محمد رجب نائیکو ساکن نوپورہ کلان سوپور منظور احمد نادرو ولد عبدالعزیز نادرو ساکن شیر کالونی سوپور اور طارق احمد ڈار ولد محمد شعبان ڈار ساکن شیر کالونی سوپور کے طور پر ہوئی ہے۔ تھانہ پولیس سوپور نے اس سلسلے میں ایک ایف آئی آر متعلقہ دفعات کے تحت درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی۔ سوپور پولیس نے عام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ منشیات یا کسی دوسرے جرائم سے متعلق معلومات قریبی پولیس اسٹیبلشمنٹ کو دیں یا 112 پر ڈائل کریں۔ عوام الناس سے گزارش ہے کہ معاشرے سے منشیات کی لعنت کو روکنے میں پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم کمیونٹی ممبران کو یقین دلاتے ہیں کہ پولیس قانون کے مطابق مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔

**111**

شیخ مقدس رفیق کو ایک کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے مزید کہا کہ دوسرے معاملے میں جنید حسین ساکنہ سونوار، فلح میر ساکنہ باغ مہتاب اور پانپور کے نوید میر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ ''ہم تمام افراد کی حفاظت اور وقار کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہیں اور سائبر جرائم کا سختی سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔

**112**

میں دیوریا میں ایک انتخابی میٹنگ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے اپوزیشن پر 70 سال سے زیادہ عرصے سے رام مندر کی تعمیر کو روکنے کا الزام لگایا اور کہا کہ مندر صرف وزیراعظم نریندر مودی کی وجہ سے بن سکا۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس لیڈر کہتے ہیں کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے لیکن بی جے پی والے ایٹم بم سے نہیں ڈرتے۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ کانگریس حکومت میں دہشت گردانہ حملے بڑھتے ہیں، شاہ نے کہا'' جب نریندر مودی اقتدار میں آئے تو ہم نے سرجیکل اسٹرائیک اور ہوائی حملہ کیا اور پاکستان کو ان کے گھر پر نشانہ بنایا اور دہشت گردی کا خاتمہ کیا''۔ انہوں نے کہا'' یہ انتخاب رام مندر بنانے والے اور رام بھکتوں پر گولی چلانے والوں کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا'' مودی نے پانچ دوروں میں 310 سیٹیں عبور کی ہیں۔ راہول بابا آپ کو 40 سیٹیں بھی نہیں ملیں گی اور دوسرے 'شہزادے' (اکھلیش یادو) کو صرف چار سیٹیں ملیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس وزیراعظم کا امیدوار نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ پانچ سال میں پانچ وزیراعظم ہوں گے۔

**113**

دہلی میں شہریت (ترمیمی) قواعد، 2024 کے نوٹیفکیشن کے بعد دہلی بااختیار کمیٹی کے ذریعہ فراہم کردہ شہریت کے سرٹیفکیٹ کا پہلا سیٹ درخواست دہندگان کو حوالے کیا تھا۔ حکومت نے 11 مارچ 2024 کو شہریت (ترمیمی) قواعد 2024 کو مطلع کیا تھا۔ ضوابط میں درخواست کا طریقہ، درخواستوں کو ضلعی سطح کی کمیٹی (ڈی ایل سی) کے ذریعے جانچ پڑتال کا طریقہ کار اور ریاستی سطح کی بااختیار کمیٹی (ای سی) کے ذریعے جانچ پڑتال کے بعد شہریت دینے کے طریقے متعین کیے گئے ہیں۔ درخواستوں کی جانچ مکمل طور پر آن لائن پورٹل کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ان قوانین کے تحت پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے آئے ہندو، سکھ، جین، بدھ، پارسی اور عیسائی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی جانب سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو مذہب کی بنیاد پر ظلم وستم کا شکار ہو کر یا اس کے خوف سے 31 دسمبر 2014 تک ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔

**114**

ہے اور ٹیمیں کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ راجوری کے جنگلات میں بڑے پیمانے پر آگ لگنے سے سرسبز سونے کو کافی نقصان ہو چکا ہے۔ گزشتہ کئی دنوں سے جنگلات میں بڑے پیمانے پر آگ لگی ہوئی ہے اور اس کو بجھانے کیلئے محکمہ کی کوششیں جاری ہے۔ ادھر نمائندے کے مطابق جنگلات میں آگ بھڑک جانے کے باعث معمولات زندگی درہم برہم ہو کر رہ گئی ہے اور اس کے علاوہ آگ علاقے کو گھنے دھوئیں کی لپیٹ میں لے لیا گیا اور مقامی آبادی میں بڑے پیمانے پر پریشانی پھیل گئی۔ اس کے نتیجے میں اٹھنے والے دھوئیں نے ہوا کو بری طرح آلودہ کر دیا ہے، جس سے لوگوں کی صحت کو خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ مقامی لوگ، بشمول جنگل کے قریب رہنے والے، نیز بازار کے چھوٹے دکاندار، ہوٹل مالکان، دکاندار، اور ڈھاب چلانے والے، آگ کے منفی اثرات اور اس کے ساتھ اٹھنے والے دھوئیں سے دوچار ہیں۔ ادھر محکمہ کے ایک سینئر آفیسر نے کہا کہ جنگلات میں آگ بجھانے کیلئے کارروائی جاری ہے۔ انہوں نے کہا'' میری ٹیم نے آگ پر قابو پالیا ہے۔ علاقہ میلا ہے، اس لیے اسے جلد کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ جنگل کی آگ پر نظر رکھنے کے لیے ہم رات کو گشت کرتے ہیں۔ جنگل کی ان آگ پر قابو پانا ایک مشکل کام ہے۔ کیونکہ درجہ حرارت بڑھ رہا ہے، آگ قریب کے جنگلوں میں لگ رہی ہے۔ جیسے ہی ہمیں آگ کی اطلاع ملی، ہم وہاں گئے اور اس پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ہم رات کے وقت علاقے میں گشت بھی کرتے ہیں تاکہ آگ کے کسی بھی نشان کی جانچ کی جا سکے۔ انہوں نے مقامی لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ آگ لگنے کے کسی بھی واقعے کے بارے میں حکام کو فوری طور پر مطلع کر کے اور آگ پر قابو پانے میں تعاون کریں۔

**115**

سوکھ جانے کے نتیجے میں کسانوں کو کافی پریشانیاں لاحق ہوگئی ہے کیونکہ دھان کی پنیری لگانے میں دیر ہو رہی ہے۔ پلوامہ کے رکھ پاہو علاقے کے لوگوں نے بتایا کہ ان کی زمین آبپاشی کیلئے باکری پورہ علاقے میں بلبل ناگ پر منحصر تھی لیکن اس چشمے کو پینے کے پانی کی فراہمی کیلئے ٹیپ کیا گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب سے پینے کے پانی کی سپلائی اسکیم کیلئے چشمہ لگایا گیا ہے، تقریباً پانچ دیہاتوں کے کسان آبپاشی کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہیں۔ ایک مقامی رہائشی جمشید احمد نے بتایا کہ عموماً وہ علاقے میں دھان کی کاشت 15 مئی تک مکمل کر لیتے تھے لیکن اس سال آبپاشی کی مناسب سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک دھان کی پنیری نہیں لگا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی لوگوں نے اپنی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے اپنے طور پر موٹریں اور دیگر سہولتیں لگائی ہیں تاکہ دھان کی کاشت کی جا سکے۔ ایک اور مقامی شبیر احمد نے کہا کہ تقریباً پانچ دیہات کے کسان آبپاشی کی مناسب سہولتوں کی عدم موجودگی میں مشکلات کا شکار ہیں کیونکہ حکام نے پینے کے پانی کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے چشمے کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پینے کے پانی کی سپلائی سکیم کیلئے چشمہ لگانے سے پہلے حکام کو اس زمین کی آبپاشی کی سہولیات کا انتظام کرنا چاہیے تھا جس پر سینکڑوں خاندانوں کا انحصار ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کئی بار حکام کو اس معاملے کو دیکھنے اور آبپاشی کے انتظامات کرنے کیلئے آگاہ کیا لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ انہوں نے اعلی حکام بالخصوص ڈپٹی کمشنر پلوامہ پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کو ذاتی طور پر دیکھیں اور متعلقہ حکام کو اس سلسلے میں فوری اقدامات کرنے کی ہدایت دیں۔

**116**

تھا اور عدالت نے ان کی ضمانت میں توسیع کر دی ہے۔ پولیس نے کہا کہ جی پی ایس پازیب کا استعمال مذکورہ ملی ٹنٹ ساتھیوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے کیلئے کیا جائے گا اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ وہ ضمانت کی شرائط کی خلاف ورزی نہ کریں۔

## PUBLIC NOTICE

I NISAR AHMAD SHEIKH WANT TO CHANGE MY DAUGHTER NAME WHICH IS WRONGLY MENTIONED IN AADHAR AS NEHAM NISAR INSTEAD OF AIMA NISAR. NOW I WANT TO CHANGE IT IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

### اتر ریلوے

آزادی کا امرت مہوتسو

سٹورز کی سپلائی کیلئے طلبی ٹینڈر
الیکٹرونک ٹینڈر ای۔سسٹم کے تحت

بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/اتر ریلوے/سٹورز برانچ فیروز پور کی ذریعہ سپلائرز سے مندرجہ ذیل آئیٹموں کیلئے ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں:

| ٹینڈر نمبر | مال کی تفصیلات | مقدار | ٹینڈر کھلنے کی تاریخ |
| --- | --- | --- | --- |
| 94245099B | Air compressor Deisal Driven 450 CFM Pressure 10 kg/Cm2 as per Specification attached. | 1+1=02 Nos | 17-06-2024 |

ٹینڈر شرائط: ireps کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ سبھی خواہشمند وینڈرز کو ای۔ٹینڈر میں حصہ لینے اور رجسٹریشن کرانے کیلئے حکومت ہند آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت آتھورائزڈ سرٹیفکیشن ایجنسی سے کلاس۔III ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ (اگر پہلے سے حاصل نہیں کیا ہے تو حاصل کرنا ہوگا) ہاتھ سے تحریر ٹینڈر منظور نہیں کئے جائیں گے۔
ٹینڈر نوٹس نمبر 25-07/2024 مورخہ 27-05-2024

1611/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

### اتر ریلوے

آزادی کا امرت مہوتسو

ای۔آکشن نوٹس

بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے قابل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای۔نیلامی طلب کی گئی ہے:

| نیلامی نوٹس نمبر | نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ | کام کا نام |
| --- | --- | --- |
| EAFZR-PACKING-2 | 13-06-2024 11.00 بجے | کوں توی اور امرتسر میں دو پہیہ دیکھوں اور دیگر پارسل پیکجوں کی پیکنگ کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ۔ |
| FZR CLOAKROOM14 | 10-06-2024 11.00 بجے | SVDK ریلوے اسٹیشن پر کلاک روم سہولیات کیلئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ۔ |

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے براہِ مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں

1609/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ناصر ذوالفقار

سو برسوں سے زائد ماہرین فلکیات کو جس کا انتظار تھا وہ شاہ کار تصویر بالآخر آج دنیا کے منظر نامے پر نمودار ہو چکی ہے اور اپنا حقیقی وجود رکھتی ہے، یہ کیا! یہ تو اتنی واضح اور خوبصورتی کی حامل بھی نہیں ہے کہ جتنی کہ آرٹسٹوں نے تخیلات میں ان ''سیاہ گڑھوں'' کو پینٹ کیا تھا؟

یہ ابتدائی نوعیت کے سوالات ہیں جو کہ عام کائنات کا علم رکھنے والوں کے ذہن میں فوری جنم لیتے ہیں لیکن درحقیقت سائنس دانوں کے لیے یہ ایک بہت بڑی کامرانی کی دلیل بن چکی ہے جو فلکیاتی طبیعات و کاسمولوجی کے مستقبل کے لیے ایک بڑی چھلانگ ثابت ہو رہی ہے۔

وہ جس کے دیدار کے لیے ماہر برسہا برس سے نہایت صبر و استقامت کے ساتھ امیدیں باندھے بیٹھے تھے۔ اب تک بلیک ہول یا سیاہ گڑھوں کے حوالے سے کی گئی تحقیقات میں جو اندازے و تخمینے لگائے گئے تھے انہیں ثابت کرنے کے لیے بلیک ہول کی یہ پہلی تصویر ایک اٹل حقیقت کی شہادت ہے، کیوں کہ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ سائنس داں و ماہرین طبیعات نظریاتی طور پر بالکل درست سمت میں تھے جن میں آئن اسٹائن اور اسٹیفن ہاکنگ جیسے جینئس ماہر طبیعات پیش پیش رہے ہیں۔

صد افسوس کہ اسٹیفن ہاکنگ اس پہلی تصویر کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے، وہ اس تصویر کے سامنے آنے کے ایک سال پہلے ہی فوت ہوئے تھے۔ 10 اپریل 2019ء، بدھ ایک یادگار اور سائنسی تاریخ کا ایک اہم ترین دن تھا، جب ایونٹ ہورائزن کی نیٹ ورکس دوربینوں کی مدد سے اکٹھا کیا گیا۔ تصویری ڈیٹا کو پکچر میں لانے اور بلیک ہول کی اب تک کی اولین تصویر کی گواہی کا اعلان کیا گیا۔

برسلز کی اس پریس کانفرنس میں جس میں فلکیات داں، انجینئرز اور نظریاتی فزکس کے ماہرین پر مشتمل ارکان تھے، خطاب کرتے ہوئے انسان کی اس بڑی کامیابی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا گیا کہ انہوں نے اب ایک عظیم جسامت (Super Massive) کے حامل بلیک ہول کو دیکھ لیا ہے۔ یہ دیو قامت بلیک ہول کہکشاں M-87 کے قلب میں واقع ہے اور ہماری زمین سے پانچ کروڑ 50 لاکھ نوری سالوں کی دوری پر ہے۔ ایونٹ ہورائزن یا ''واقعاتی افق'' کی منظر کشی کے لیے بنائی گئی دوربینوں کو ایک نیٹ ورکس سے جوڑا گیا ہے جو کہ دنیا کے اطراف مختلف مقامات پر نصب ہیں اور اسے ''ایونٹ ہورائزن ٹیلی اسکوپس'' یا EHT کہا جاتا ہے۔

اگرچہ اس بڑے جسیم بلیک ہول کی تصویر اتارنے کے لیے ہماری زمین کے برابر سائز کی دوربین درکار تھی چناں چہ ان آٹھ ریڈیو دوربینوں کو جوڑ کر ایک مجازی زمین کے برابر دوربین کو ڈیزائن کیا گیا ہے جو دنیا کے آٹھ مختلف ممالک میں بٹھائی گئی ہیں تاکہ اس خصوصی واقعاتی افق سے ڈیٹا کو موصول کیا جا سکے۔

اس کے علاوہ چلی کے ایک لق و دق صحرا ''اتاکاما'' میں واقع اتاکاما لارج میٹر ایرے (ایلما) نے بھی بھرپور رول ادا کیا ہے۔ اس بلیک ہول جو نہایت وسیع و عریض کہکشاں کے مرکز میں ہے، کی تصویر کی دریافت کی اہمیت کا اندازہ یوں بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر ممتاز سائنسی جریدے ''آسٹرونومیکل جرنل لیٹرز'' کے خاص ضمیمے میں چھ تحقیقاتی مقالے شائع کیے گئے ہیں جس میں بلیک کی حالیہ تصاویر اور دیگر دوسری تفصیلات مہیا کی گئی ہیں جو کہ ہر خاص و عام کے لیے اوپن ذریعے کے طور پر مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس بلیک ہول کی انوکھی تصویر میں گول گڑھے جیسا دکھائی دینے والا ''سیاہ حلقہ'' ہے جس کے نچلے حصے میں قدرے روشن اور موٹائی پر مشتمل دائرہ ہے۔ اس بلیک ہول کا 2017ء میں مشاہدہ کیا گیا اور اسکی تصویر اتارنے میں پورے دو سال صرف ہوئے۔

بلیک ہول کی حقیقت کیا ہے؟

ہمیشہ سے ہی تجسس کے حامل یہ ''سیاہ گڑھے'' جنہیں بلیک ہول سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کائنات کے سربستہ رازوں میں اہم ترین شے رہے ہیں اور ان پر سب سے زیادہ تحقیق بھی کی جا رہی ہے۔ بلیک ہول دراصل اپنے ماضی میں ایک ستارہ ہی ہوتا ہے جیسا کہ ہمارا اپنا سورج، ان کی زندگی اور اختتام زوردار دھماکے پر ہوتا ہے اور پھر نئے ستارے جنم لیتے ہیں جو کہ ان کی پیدائش کا سگنل بھی ہوتا ہے۔

ستاروں میں جب ان کا ایندھن (ہائیڈروجن، ہیلیم) ختم ہونے کو ہوتا ہے تو ان کے مرکز میں بے پناہ دباؤ پیدا ہوتا ہے جو ستارے کی بیرونی جھلی کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ستارے جوہری تاب کاری کے نتیجے میں سفید یا نیلے بونے (Dwarfs) بن جاتے ہیں اور ایک ممکنہ امکان ہے کہ وہ بونے ستارے بننے کے بجائے زبردست دھماکے سے پھٹ پڑیں جس کی زبردست روشنی خارج ہوتی ہے۔ یہ سپر نووا کہلاتا ہے۔ ستاروں کی پیدائش کی نرسریوں میں رہ جانے والی مادہ کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ جو عموماً کسی نیوٹران ستارے کی آخری منزل نہیں ہو سکتی اور وہ بے انتہا سکڑ جاتا ہے، اس کی بچ جانے والی راکھ یا ملبے کی کثافت غیر معمولی حد تک بڑھ جاتی ہے۔

یہاں اب سرحدیں ''ایونٹ ہورائزن یا واقعاتی افق وہ مقام بن جاتا ہے جہاں آنے والی ہر شے قید ہو کر رہ جاتی ہے، حتیٰ کہ روشنی بھی یہاں سے فرار کی طاقت نہیں رکھتی۔ حرکت کے قانون کے مطابق یہ سیاہ گڑھا ایک مکمل کالا ستارہ یا عرف عام میں 'بلیک ہول' بن چکا ہوتا ہے جو اپنے اندر کھینچنے، جذب کرنے یا ہڑپ کرنے کی بے پناہ طاقت رکھتا ہے۔ بلیک ہول کی جدید اصطلاح امریکی ماہر فلکیات جان وہیلر نے 1969ء میں وضع کی تھی تاہم۔ اس کا تصور 200 سال پہلے انگریز سائنس داں جان مچل نے 1783ء میں پیش کر دیا تھا۔ پچھلے پانچ سالوں میں بلیک ہول کے حوالے سے زبردست پیش رو ہوئی ہے۔

2015ء میں اسٹیفن ہاکنگ کی نئی تجویز سے اب ''بلیک ہول گم شدہ معلومات کا پیراڈوکس'' (Black Hole's Lost Information Pardox) کے 50 سالہ معمے کے حل ہونے کی امکانات روشن ہوئے۔ ان کی نئی تھیوری نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے اور ماہرین طبیعات کے لیے یہ گرم ترین موضوع بن گیا۔

بلیک ہول کے چیلنجنگ نظریے کے بارے میں ہاکنگ نے کہا تھا اگر آپ محسوس کریں کہ آپ بلیک ہول میں ہیں تو یہاں سے باہر نہیں نکل سکتے، وہاں سے فرار ناممکن ہے۔ ہاکنگ نے کہا کہ ''اگر کوئی جسم بلیک ہول میں گرتا ہے تو وہاں سے فرار ممکن ہے لیکن گرنے والا مسافر کائنات میں واپسی کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ وہ ایک دوسری کائنات میں پہنچ سکتا ہے جو کہ بالکل ہماری جیسی کائنات کی طرح ہو سکتی ہے۔'' ہاکنگ نے اس بارے میں مزید بتایا کہ ''ایک بڑی جسامت کا بلیک ہول ہو اور وہ گردش پذیر بھی ہو تو یہ قوت اسے دوسری گزرگاہ سے کسی اور کائنات میں لے جا سکتی ہے۔ گرچہ اس کے برخلاف میں ایک خلائی پرواز کا آرزومند رہا ہوں، ایسے سفر پر جانے کی کوشش نہیں کروں گا اور اس سے گریز کروں گا۔'' اگر اسٹیفن ہاکنگ حق بجانب تھے تو یہ بلیک ہول کے بارے میں اب تک کا سب سے الگ اور جداگانہ تصور ہے۔ بلیک ہول کے مرکز ''نیوکلیس'' سے تاب کاری کی صورت میں خارج ہوتی ہیں اور انہیں ''ہاکنگ کی تاب کاری'' سے جانا جاتا ہے جو کہ ہاکنگ کی تحقیق کا بڑا محور رہا تھا جس پر وہ بجا طور پر نوبل پرائز کے مستحق تھے۔ اسی سال 2015ء میں بلیک ہول کے حوالے سے بڑی پیش رفت ہوئی اور سو سال کے بعد آئن اسٹائن کے ثقلی لہروں کے نظریے اور نظریہ اضافیت کی تصدیق ممکن ہو گئی۔ یہ لہریں بالکل ریڈیو ویوز کی طرح ہیں جنہیں برقی مقناطیسی (Electromagnetic) کہا جاتا ہے، آئن اسٹائن اس بات پر کامل یقین رکھتے تھے کہ یہ لہریں کشش ثقل یا گریویٹی کی صورت میں سفر کر سکتی ہیں۔ یہ بہت زیادہ توانائی سے بھرپور (Energetic) لہریں ہیں جو کائنات میں دو بلیک ہولوں کے باہم زبردست ٹکراؤ سے خارج ہوتی ہیں۔ نیوٹن کا قانون کشش ثقل (گریویٹی) کو ایک قوت کے طور مانا جاتا ہے جو کہ دو کائناتی اجسام کے مابین اثر رکھتی ہے اور ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

نظریہ اضافیت کے سامنے آ جانے سے کشش ثقل کی ماہیت یکسر بدل چکی ہے۔ کائنات میں بڑی جسامت کے دو عظیم سیاہ گڑھے جب آپس میں ٹکرائیں تو اس عمل کے نتیجے میں خصوصی توانائی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں یہ لہریں جنم لیں اس کے زیر اثر وہاں پر موجود تمام فلکیاتی اجسام کی حرکت رفتار بڑھ جاتی ہے۔

ان مشاہداتی جڑواں سیاہ گڑھوں کی کمیت ہمارے سورج کے مقابلے میں 36 گنا اور 29 گنا بھاری ہے گڑھوں کے ٹکرانے سے ان کا مجموعی وزن 65 گنا ہونا چاہیے تھا جو کہ 63 رہ گیا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ تین گنا کمیت توانائی میں بدل گئی اور اس عظیم توانائی کے اخراج کا اندازہ سورج کے 15 لاکھ سالوں میں پیدا کی جانے والی توانائی سے لگایا گیا ہے۔ ثقلی لہروں کی تازہ دریافت کی بدولت اب ممکن ہو چلا ہے کہ ہم کائنات کے چھپے ہوئے 80 فی صدی حصے (ڈارک انرجی، ڈارک میٹر) تک رسائی بڑھا سکیں گے۔

اسی سال فلکیاتی تاریخ کا یہ پہلا اور یادگاری موقع تھا جب چند گھنٹوں کی آخری ساعتوں کے درمیان بلیک ہول سے خارج ہونے والی روشنی کی لہروں کو دیکھا گیا تھا۔ یہ بلیک ہول جو کہ ''سکنس'' ستاروں کے جھنڈ میں واقع ہے اور ہماری زمین سے 7.800 نوری سالوں کی دوری پر ہے، یہ اب تک فلکیاتی نقطہ نظر سے بلیک ہول کی تاریخ کا ناقابل یقین واقعہ حقیقت میں بدل چکا ہے کہ اس بلیک ہول سے نکلنے والی روشن چمک کی کوند کو شوقیہ فلکیاتی ٹیم نے دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے عام فلکیاتی 20 سینٹی میٹرز کی دوربین سے بلیک ہول کا مشاہدہ کیا جو اس سے پہلے ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا ثبوت ہے کہ عام دوربین سے بھی بلیک ہول کو دیکھا جا سکتا ہے۔

بلیک ہول کی اولین تاریخی تصویر نے ان کی تحقیق میں ایک بڑی جست لگائی ہے اور انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اس تصویر کو کئی مقامات سے مسلسل چھ دن تک مشاہدہ میں رکھا گیا تھا، اور دیکھا گیا کہ بلیک ہول اپنی جسامت برقرار رکھے ہوئے تھا۔ بلیک ہول ہماری زمین کے مجموعی حجم سے 30 لاکھ گنا بڑا ہے۔

اس کا فاصلہ 50 کروڑ کھرب کلومیٹر ہے۔ سورج سے 6.5 ارب گنا بڑا ہے اور اس کی لمبائی 400 ارب کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس عظیم تجربے کے لیے پروجیکٹ کی تجویز پروفیسر ہاینو فلیک نے پیش کی تھی جن کا تعلق نیدرلینڈ کی ''راد باؤنڈ'' یونیورسٹی سے ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جو تصویر کہکشاں ایم۔ 87 سے حاصل ہوئی ہے سائنس دانوں کے اندازوں کے مطابق یہ بلیک ہول اب تک دریافت شدہ بلیک ہول میں سب سے زیادہ وزنی ہے اور ہمارے نظام شمسی سے بھی بڑا جسم رکھتا ہے۔

یہاں جو روشنی دکھائی دے رہی ہے اسی تیز روشنی کی وجہ سے ہم اسے دیکھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ بلیک ہول کے اطراف موجود دائرہ وہاں اس لیے ہے کہ وہ بلیک ہول میں داخلی راستے کا مرکز ہے اور جہاں گزرنے والی کوئی بھی شے اس ہول کی انتہائی کشش ثقل بچ کر نہیں نکل سکتی اور اس کی برداشت سے باہر ہو جاتی ہے اور شکست کھا کر اندر جا گرتی ہے، اس مقام پر فزکس کے تمام اصول دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ اکثر کہکشاؤں کے بیچوں بیچ ایک بڑا بلیک ہول ہوتا ہے، تاہم اس کے علاوہ بھی بڑی تعداد میں بلیک ہول موجود ہوتے ہیں جب کہ دیکھا جانا والا یہ ہیوی ویٹ بلیک ہول تھا۔ تمام بلیک ہولوں کی خصوصیات مختلف طرح کی ہوتی ہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ قریبی گیس وخلاء کی دھول اور ستاروں تک کو ہڑپ کر جاتے ہیں اور اس عمل کے نتیجے میں توانائی کی اتنی بڑی مقدار کا اخراج کرتے ہیں کہ آس پاس میں نئے ستاروں کی تشکیل کا عمل تک گھنائی میں پڑ جاتا ہے۔

سالوں سے ماہر فلکیات خیال کرتے آ رہے تھے کہ اس جیسی تصویر کو ممکنہ حقیقی تصویر یا امیج کا رنگ دیا جائے، چناں چہ اس عظیم مقصد کے لیے دیو قامت بڑی دوربین کا خیال آیا۔ اگرچہ اس بڑے جسیم کے بلیک ہول کی تصویر اتارنے کے لیے ہماری زمین کے برابر سائز کی دوربین درکار تھی، چناں چہ ان آٹھ ریڈیو دوربینوں کو جوڑ کر ایک مجازی زمین کے برابر ورچیوئل دوربین کو ڈیزائن کیا گیا ہے جو دنیا کے آٹھ مختلف ممالک میں لگائی گئی ہیں، تاکہ اس خصوصی واقعاتی افق سے ڈیٹا کو موصول کیا جا سکے۔

اس کے علاوہ اتاکاما لارج میٹر ایرے (ایلما) نے بھی بھرپور رول ادا کیا ہے۔ دنیا کی چالیس اقوام کے سائنس داں اور ماہرین ٹیکنالوجی تیرہ سال سے اس تصویر کے حصول کے لیے تحقیق و جستجو کر رہے تھے۔ بیک وقت ای ایچ ٹی کی چھ مختلف پریس کانفرنس کی گئی تھیں، جن میں اس تصویر کو ریلیز کیا گیا۔ اس EHT پروجیکٹ میں سائنس دانوں نے باہمی اشتراک سے کام کیا اور آٹھ رصد گاہوں نے مل کر ایک ورچیول ٹیلی اسکوپ تخلیق کی ہے تاکہ بلیک ہول کی تصویری تفصیلات کو حاصل کیا جا سکے۔

EHT کی تخلیق کردہ ٹیلی اسکوپ چلی، ہوائی، ایروزونا، میکسیکو، اسپین اور ساؤتھ پول پر نصب ہیں۔ ہر ایک ٹیلی اسکوپ کے ساتھ یکساں مطابقت پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ "Petabytes" ڈیٹا کے اعداد و شمار جمع کرنا ممکن ہو۔

اس ڈیٹا کو بہت ہی طاقت ور سپر کمپیوٹر کی مدد سے آپریٹ اور پروسیس کیا جاتا ہے جو ڈیٹا سے تصویر بنا دیتا ہے۔ سارا ڈیٹا بڑے پیمانے کی گنجائش والی ہارڈ ڈسک میں محفوظ ہوتا ہے اور ہر ریڈیو اسٹیشنوں میں ایک بڑی ہارڈ ڈرائیو موجود ہے جو تمام اعداد و شمار کا ذخیرہ رکھتی ہے۔ ای ٹی ایچ کے ڈائریکٹر Shep Doeleman نے بتاتے ہوئے کہا کہ بلیک ہول سائنس فکشن کے مصنفین کی جانب سے کسی شے کے مقابلے میں بہت اجنبی ہیں لیکن اب وہ سائنس کے حقیقی معاملات ہیں، اگر ہم سب کے لیے یہ ایک بڑا لمحہ ہے تو یہی دن ہے!

حقیقی بلیک ہول کی تصویر ڈیٹا کی ماہر کیٹی باؤما (Katie Bouma) ہیں جو ای ایچ ٹی کی ایک اہم خاتون رکن ہیں، جن کا تعلق یونیورسٹی آف ہاورڈ سے ہے۔ کئی سال کیٹی نے مطلوبہ تصویری ڈیٹاز کو اکٹھا کرنے میں صرف کیے ہیں۔ اس ڈیٹا کے اسٹوریج کے لیے جو ہارڈ ڈسک ڈرائیوز استعمال کی گئی وہ مجموعی طور پر آدھا ٹن وزنی ہے۔ اس طرح حاصل شدہ تصویری اعداد و شمار کو قابل منظر تصویر کشی میں بدل دیا گیا۔ کیٹی حیران کن طور پر جب ٹیم میں شامل ہوئی تھیں تو بلیک ہول یا فلکیاتی فزکس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔ اس کے برعکس ان کی قابلیت کمپیوٹر سائنس اور الیکٹریکل انجینئرنگ ہے اور وہ چھ سال سے ٹیم میں شامل تھیں۔ ان کا تجسس غیر مرئی چیزوں کو دیکھنے اور پیائش کرنے کے طریقے تلاش کرنے کے لیے زبردست تھا، لہٰذا اسی لیے وہ اس قابل فخر ٹیم کے لیے موزوں امیدوار رہی ہیں۔ کیٹی نے نا صرف ایسے الگورتھم تیار کیے جو ممکنہ تصویر کی تیاری کا سبب بنے بلکہ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹیم کے لیے سوچنے کے نئے زاویے کا طریقہ کار بھی ڈھونڈ نکالا اور متعارف کرایا۔ وہ کہتی ہے کہ جو میں نے کیا وہ دراصل خود کو جانچنے کا کلچر بن گیا۔

یونیورسٹی کالج لندن کے پروفیسر ڈاکٹر زیری یونسی جو اس منصوبے کے شریک کار بھی تھے، کہتے ہیں کہ مشترکہ نیٹ ورکس دوربینوں سے ملنے والا مواد یا ڈیٹا اتنی بڑی مقدار میں تھا کہ اسے انٹرنیٹ سے منتقل کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے، چناں چہ تمام تر ڈیٹا کے اعداد و شمار کو محفوظ کرنے کے لیے ہارڈ ڈسک ڈرائیوز استعمال کی گئی ہیں اور اس جمع شدہ اسٹوریج ڈیٹا کو امریکی شہر بوسٹن اور جرمنی میں بون بھیجا گیا۔ پروفیسر شیپرڈ نے کہا کہ یہ ایک انتہائی حیران کرنے والا سائنسی کارنامہ ہے۔ ہم نے اس کام کی انجام دہی کی ہے جو کبھی کئی نسلوں کے لیے ناممکن سمجھا جاتا تھا۔

''ہاکنگ ریڈیشن'' کے مطابق بلیک ہول جب اپنی تمام توانائی کو خارج کر دیتے ہیں تو سکڑ جاتے ہیں، بلیک ہول اتنے سیاہ نہیں جتنے کہ تصاویر میں دکھائے جاتے ہیں۔ ابھی ہاکنگ کے اس نظریے کی EHT نے تصدیق یا تردید نہیں کی ہے۔

پروفیسر ہاینو فلیک نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ سائنس داں ایسے خطے کو دیکھ رہے ہیں جس کا ان کے لیے تصور بھی محال تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وقت اور خلاء کے اختتام اور واقعاتی افق پر ہم جہنم کے دروازے کو دیکھ رہے ہیں، کم از کم مجھے یہ حیران کرنے والا ہے لیکن فزکس کے لیے اہم ترین! حقیقت میں بھی کائنات کی آگاہی اور سمجھ بوجھ بڑھانے والا یہ بڑا بریک تھرو ہے۔ فلیک نے مزید کہا کہ آپ بلیک ہول نہیں دیکھ رہے دراصل اس سائے (شیڈ) کو دیکھ رہے ہیں جو اس واقعاتی افق کے پس منظر میں ہے۔ یہاں روشنی غائب ہو جاتی ہے، یہاں اس خطے یا شیڈ کو علاقہ تخلیق کرتا ہے، دیکھ سکتے ہیں۔ اس تصویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بلیک ہول کے اطراف ''رنگ آف فائر'' جیسا نارنجی رنگ کا دائرہ ہے، اسے اس شکل میں واضح طور پر دیکھنا اس لیے ممکن ہو سکا کہ جو گیسیں بلیک ہول میں جاتی ہیں اس سے پیدا شدہ روشنی دائرے کو اور زیادہ نمایاں بنا دیتی ہے۔ جارجیا اسٹیٹ یونیورسٹی کی آسٹروفزکس ماہر Misty Bantz بزنس انسائیڈر کو بتاتے ہوئے کہتی ہیں کہ اس تصویر کی ریلیز سے قبل وہ سپر میسیو ہول کی واضح تصویر کی توقع نہیں کر رہی تھیں۔ مسٹی نے کہا کہ سیاہ ہول کا اس تصویر میں ظہور ہونا طبیعات کے علم میں اضافہ کرے گا۔ اس کا نظریہ انیسویں صدی کی دہائیوں میں بتایا گیا تھا، بلیک ہول دوسرے اجسام کو ہڑپ کرنا کا پیٹرن اور ہاٹ جگہیں، آرکیولوجی و تاریخی اسٹریکچر اور آئن اسٹائن جس کے بانیوں میں سے ہیں۔ پروفیسر سائمز ولیمز کہتے ہیں کہ اس کائنات میں بلیک ہول سب سے زیادہ پراسراریت کی اشیاء ہیں، ہم نے وہ دیکھ لیا ہے کہ جو ہم نے سوچا تھا، یہ ناگزیر تھا! اس تاریخی سیاہ ہول کی تصویر میں روشن ترین ''اسریشن ڈسک'' (Accretion Dick) ہے، یہ روشنی کی ایک ایسی ڈسک ہے جو کہ بلیک ہول کے گرد بنتی ہے جب کوئی ستارہ اس کے بہت قریب سے گزرتا ہے اور اس عمل میں ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ بلیک ہول کی حد واقعاتی افق کے قریب یہ ڈسکیں مادہ کی چوتھی حالت 'پلازمہ' کے سرچشمے کو دھکیلتی ہیں اسے "Relativistic Jets" کہتے ہیں۔ اس جگہ بلیک ہول کی شدید حرارت و تپش Accretion Disk کو ناقابل یقین روشن و دہکتا ہوا بنا دیتی ہے۔ یہ انتہائی درجۂ حرارت تک پہنچتا ہے جس میں یہ روشنی کم کرنے کے لیے بلیک ہول کے اطراف ایک انگوٹھی کی طرح ظاہر ہوتی ہے روشنی کے پس منظر میں سیاہ سوراخ نظر آتا ہے۔ یہی اس کا اہم جز ہے جہاں روشنی موجود نہیں، مرکز میں سیاہی حلقہ وہ مقام ہے جس کی پیائش 25 بلین میل بنتی ہے۔ ایونٹ ہورائزن پر گریویٹی نہایت ہی طاقت ور ترین شے ہے کہ یہاں سے فرار ناممکن ہے۔ بلیک ہول اسی طرح دکھائی دیتے ہیں، یہ بڑا زندہ ثبوت ہے اور ماہرین نے کبھی اس کے بارے میں سوچ رکھا تھا۔

واقعاتی افق یا شیڈو کا فاصلہ 62 بلین میل یا 100 بلین کلومیٹر ہے جب کہ اطراف میں 25 بلین میل (چالیس بلین کلومیٹر) پھیلا ہوا ہے اور یہ فاصلہ پورے نظام شمسی سے بھی بڑا ہے اور پلوٹو کے فاصلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ ''واقعاتی افق'' کو ایک بار عبور کرنے کے بعد آپ کا بچنا محال ہے جس کی کشش ثقل سے تو روشنی جیسی تیز ترین شے بھی فرار سے قاصر ہے جب کہ ہمارا آج کا تیز ترین خلائی جہاز بھی روشنی کی رفتار کا محض ایک فی صدی ہے۔ افق کے کناروں اور اس کے آگے کی ہر شے اندھی تاریکی کے سوا کچھ نہیں۔ قیدی بلیک ہول کی اس کشش ثقل کی گرفت کے اندر پھنس کر رہ جاتا ہے۔ اسی لیے یہ تصویر ہمارے لیے راستوں کی جانب شروعات ہیں۔ اب ایونٹ ہورائزن ٹیلی اسکوپ یا ای ٹی ایچ کی اس ٹیم نے اپنی نگاہیں ایک اور سپر جسیم بلیک ہول کی جانب مرکوز کر لی ہیں۔ اس بار یہ ہماری اپنی کہکشاں کے اندر ہے۔ "Sagittarius A" نامی یہ مطلوبہ ٹارگٹ بلیک ہول گلیکسی ملی وے کے مرکز میں ہے اور یہ زمین سے 25000 نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہماری کہکشاں اس دیو قامت Messies "87" کے مقابلے پر نمایاں طور پر چھوٹی ہے۔ تو خیال ہے کہ اس کی تصویر کا حصول اور بھی زیادہ مشکلات کا حامل ہوگا۔ اس کی تصویر کے بننے کے عمل میں ماہرین کو ڈیٹا جمع کرنے اور پروسیس کرنے میں دو سال درکار ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ہمیں اسے دیکھنے کے لیے کچھ سال اور انتظار کرنا ہوگا کہ ہماری کہکشاں میں بسنے والا سیاہ گڑھا کس طرح کا دکھائی دیتا ہے؟ اس صدی کا سائنس اور انجینئرنگ کا تخلیقی شاہ کار ''جیمز ویب خلائی دوربین'' کو پچھلے سال 25 دسمبر میں خلاء کے حوالے کیا گیا۔ مکمل فولڈنگ والی یہ حیرت انگیز اور مہنگی ترین دوربین زمین سے ڈیڑھ ملین کلومیٹر کی دوری پر آریان راکٹ کی مدد سے بھٹائی گئی ہے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

# Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings

**Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.**

**Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:**

- In Patient Hospitalization Expenses
- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

**Benefits of Health Prime Rider:**

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care, BAJHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BAZ-P-JK-0014/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,